جہاں بانی عطا کر دیں بھری جنت ہبہ کر دیں
نبی مختار کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کر دیں

قانون داں بھی قانون ساز بھی

مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تحریک فکر اسلام پاکستان لاہور
صدیقی سٹریٹ، نورانی مسجد (بیری والی مسجد) کھوکھر روڈ بادامی باغ لاہور
Cell:0321-4145624
Email:fikre_islam@yahoo.com

جہاں بانی عطا کر دیں بھری جنت ہبہ کر دیں
نبی مختارِ کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کر دیں

مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

صدیقی سٹریٹ، نورانی مسجد (بیری والی مسجد) کھوکھر روڈ بادامی باغ لاہور
Cell:0321-4145624
Email:fikre_islam@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ اشاعت نمبر۲

نام کتاب	پیغمبرِ خدا ﷺ قانون دان بھی، قانون ساز بھی
مصنف	مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
تحقیق وتخریج	مولانا محمد مزمل رضا قادری عطاری
کمپوزنگ	محمد نعیم رضا قادری رضوی
ضخامت	۴۸صفحات
سن اشاعت	نومبر۲۰۱۳ء
ہدیہ	
ناشر	تحریکِ فکرِ اسلام (پاکستان)

نوٹ: بیرون شہر سے منگوانے کے لیے 30 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کریں

ملنے کا پتہ

تحریکِ فکرِ اسلام لاہور پاکستان

صدیقی سٹریٹ، نورانی مسجد (بیری والی مسجد) کھوکھر روڈ بادامی باغ لاہور (فون نمبر 0321-4145624)

emailaddress:fikre_islam@yahoo.com

تذکرۂ فقیہ اعظم ہند

چودہویں صدی ہجری کے اواخر اور پندرہویں صدی ہجری کے اوائل میں برصغیر ہندوپاک کے سپہر علم وفضل پر جوقد آور، مقتدر اور باوقار وباعظمت شخصیتیں مہر وماہ بن کر ضوفگن ہوئیں اور اپنے انوار وتجلیات سے ایک عالم کو منور ومجلیٰ کیا ان میں فقیہ اعظم ہند شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ کا نام نامی آب زر سے لکھنے کے قابل ہے، آپ آفاقی فکر ونظر کے حامل پُرعزم، حرکت وعمل کی چلتی پھرتی تصویر اور جہد مسلسل، سعی پیہم، اخلاص ووفا کے پیکر جمیل، علم وحکمت کے بحر بے کراں، عمل وکردار کے سیل رواں اور گوناگوں فضائل وکمالات کے جامع کامل تھے۔

آپ کی ولادت 1340ھ/ 1921ء میں ضلع اعظم گڑھ (حال ضلع مئو) کے نہایت مشہور ومعروف اور مردم خیز خطہ قصبہ گھوسی کے محلّہ کریم الدین پور میں ہوئی۔ محلّہ باغیچہ قصبہ گھوسی کے مقامی مکتب میں آپ نے ناظرہ قرآن شریف کی تعلیم حاصل کی اور صدر الشریعہ علامہ مفتی امجد علی رضوی اعظمی کے منجھلے بھائی حکیم احمد علی علیہما الرحمہ سے گلستان بوستان پڑھی، بڑے ہی شوق دلچسپی اور لگن کے ساتھ یہ تعلیم حاصل کی۔ ابتداء ہی سے آپ کے دل میں یہ امنگ اور جذبہ کارفرما تھا کہ کسی بڑی درس گاہ میں داخلہ لے کر جلیل القدر اساتذہ اور ماہرین علوم وفنون سے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں، چنانچہ اسی تمنا اور لگن کے زیر اثر آپ نے 10 شوال المکرّم 1353ھ/ 1934ء کو دار العلوم اشرفیہ مبارک پور میں داخلہ لیا۔

واضح رہے کہ اس سے ایک سال قبل 29 شوال 1352ھ قصبہ مبارک پور کا بخت خوابیدہ بیدار ہوا، اور وہاں کی مبارک سرزمین کو صدر الشریعہ کے عزیز ترین شاگرد، حافظ ملت، ابوالفیض علامہ شاہ عبدالعزیز محدث آبادی ثم مبارک پوری کی قدم بوسی نصیب ہوئی کہ جن کی نگاہ کیمیا اثر نے اس قصبہ کی تقدیر ہی بدل کر رکھ دی۔ صدالشریعہ کے حکم پر حافظ ملت کے مبارک پور آنے کی خوشخبری جوں ہی نسیم سحر کی طرح ضلع اعظم گڑھ اور اطراف وجوانب میں پھیلی تشنگانِ علوم نبویہ کے قافلے کشاں کشاں مبارک پور کی سرزمین کی طرف بڑھنے لگے۔ حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ ان سابقین اولین میں سے ہیں، جو حافظ ملت قدس سرہ کے مبارک پور آنے کے ایک سال بعد ہی صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے ہمراہ آپ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ یہیں آپ نے حافظ ملت کے زیر سایہ رہ کر آٹھ سال تک تعلیم حاصل کی۔ اس دوران آپ نے فارسی کی اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ابتدائی عربی سے لے کر صدرا، حمد اللہ ہدایہ اور ترمذی شریف تک کتابیں بڑی محنت، عرق ریزی اور جاں سوزی کے ساتھ پڑھیں، اور حافظ ملت کے فیضان علم سے آپ کا سینہ موجزن ہونے لگا۔

محرم الحرام 1361ھ/ 1942ء میں سات آٹھ ماہ مدرسہ اسلامیہ عربیہ اندر کوٹ میرٹھ کے بھی

آپ طالب علم رہے، یہاں آپ نے صدر العلماء حضرت مولانا سید غلام جیلانی علی گڑھ ثم میرٹھی سے حاشیہ عبدالغفور اور شمس بازغہ وغیرہ اور خیر الاذکیا، حضرت مولانا غلام یزدانی اعظمی سے خیالی وقاضی مبارک وغیرہ اہم کتابوں کا درس لیا۔

شوال 1361ھ/1942ء میں آپ مدرسہ مظہر اسلام مسجد بی بی جی، محلہ بہاری پور، بریلی شریف پہنچے جہاں ابوالفضل حضرت علامہ سردار احمد گورداس پوری ثم لائل پوری (فیصل آباد) محدث اعظم پاکستان سے آپ نے صحاح ستہ حرفاً حرفاً پڑھ کر دورۂ حدیث کی تکمیل کی اور 15 شعبان 1362ھ/1943ء کو درس نظامی سے آپ کی فراغت ہوئی، صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی، صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی، مفتی اعظم مولانا مصطفےٰ رضا قادری نوری اور دیگر اجلہ علماء مشائخ اہل سنت نے اپنے مقدس ہاتھوں سے دستارِ فضیلت اور جبہ سے نوازا اور اسی مبارک ومسعود موقع پر حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے غایت کرم سے مدرسے کی عام سند کے علاوہ اپنی سند خاص سے بھی سرفراز فرمایا۔

اساتذہ کرام میں جن حضرات کی تعلیم وتربیت کا آپ کی زندگی پر گہرا اثر تھا۔ ان میں حافظ ملت ابوالفیض مولانا شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی بانی الجامعہ الاشرفیہ مبارک پور اور محدث اعظم پاکستان ابوالفضل مولانا سردار احمد قادری رضوی بانی مظہر اسلام بریلی شریف وجامعہ رضویہ مظہر اسلام لائل پور، فیصل آباد پاکستان سرفہرست ہیں، خصوصیت کے ساتھ آپ نے حافظ ملت سے سب سے زیادہ فیض پایا۔ اسی لیے حافظ ملت سے آپ کو غایت درجہ قلبی الفت ومحبت اور والہانہ عشق وعقیدت تھی۔

درس نظامی کے علاوہ فتویٰ نویسی کی تعلیم وتمرین ایک سال سے زائد حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ سے حاصل کی اور حضور مفتی اعظم قدس سرہ کی بارگاہ میں گیارہ سال رہ کر فتویٰ نویسی سیکھی یہاں تک کہ ایک معتمد ومستند مفتی اور فقیہ کی حیثیت سے آپ کی ذات گرامی برصغیر ہند وپاک میں معروف ومشہور ہوگئی اور "نائب مفتی اعظم ہند" کے لقب سے آپ کو علمی حلقوں میں یاد کیا جانے لگا۔

ماہر فن اور جلیل القدر اساتذہ کرام سے اکتساب کرنے کے بعد حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ نے تقریباً پینتیس سال تک نہایت ذمہ داری کے ساتھ بڑی عرق ریزی وجاں سوزی اور کمالِ مہارت کے ساتھ ہندوستان کے مختلف مدارس میں تدریسی خدمات انجام دیں، ہر فن کی مشکل سے مشکل ترین کتابیں پڑھائیں، برس ہا برس تک دورۂ حدیث بھی پڑھاتے رہے۔ اور اخیر میں درس تدریس کا مشغلہ چھوڑ کر جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں شعبۂ افتا کی مسند صدارت پر متمکن ہو کر چوبیس برس تک رشد وہدایت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

آپ کی درس گاہِ فیض سے شعور وآگہی کی دولت حاصل کرنے والے طلبہ اتنے کثیر ہیں کہ ان سب کا شمار تقریباً ناممکن ہے۔ ان میں سے چند مشہور حضرات کے نام پیش خدمت ہیں جو اس وقت جماعت اہل

سنت وجماعت کے نامور علماء میں شمار کیے جاتے ہیں۔

- ☆ خواجہ مظفر حسین رضوی پورنوی
- ☆ قاضی عبدالرحیم بستوی بریلی شریف
- ☆ مفتی محمد نظام الدین رضوی
- ☆ مولانا حافظ عبدالحق رضوی
- ☆ مفتی معراج احمد قادری
- ☆ مفتی بدر عالم فیض آبادی
- ☆ مفتی محمد نسیم مصباحی
- ☆ مولانا افتخار احمد قادری
- ☆ علامہ محمد احمد مصباحی اعظمی
- ☆ مولانا یٰسین اختر مصباحی

مولانا عبدالمبین نعمانی اور مولانا بدر القادری مصباحی نے سیکڑوں بار سیکڑوں مباحث ومسائل میں آپ سے استفادہ کیا۔ اسی اعتبار سے مذکورہ ارکان بھی آپ کے تلامذہ کی صف میں شمار کیے جاتے ہیں۔

دار العلوم اہل سنت مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم، مبارک پور کے ایک جلسہ منعقدہ 1359ء میں صدر الشریعہ علامہ شاہ محمد امجد علی قادری رضوی اعظمی خلیفہ امام احمد رضا قادری بریلوی مبارک پور تشریف لائے تو بغیر کسی ترغیب وتحریک کے آپ انہیں سے بیعت ہوئے آپ حضرت صدر الشریعہ کے سابقین اولین مریدوں میں سے ہیں۔ شوال 1367ھ/1948ء کو دوسرے سفر حج وزیارت کے موقع پر صدر الشریعہ قدس سرہ نے آپ کو سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کی اجازت دی اور بریلی شریف کے قیام کے زمانے میں حضور مفتی اعظم علامہ شاہ مصطفیٰ رضا قادری نوری، بریلوی خلف اصغر مجدد اسلام امام احمد رضا قادری قدس سرہما نے 17 رمضان المبارک 1381ھ کو "**العود والبها**" میں مذکورہ پچیس سلاسل قرآن وحدیث وسلاسل اولیاء کی تحریری اجازت کے ساتھ سلسلۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ کی بھی اجازت مرحمت فرمائی علاوہ ازیں شوال 1383ھ میں مفتی اعظم نے "**الاجازات المتینہ**" میں درج تمام سلاسل کی بھی اجازت عطا فرمائی۔ اور حضور احسن العلماء سید شاہ مصطفےٰ حیدر حسن علیہ الرحمہ سجادہ نشین خانقاہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ نے عرس قاسمی 1404ھ کے موقع پر بلا طلب اپنے خاندان کے تمام سلاسل جدیدہ کی اجازت عطا فرمائی اور دستار بندی فرمائی۔

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ کی حیات طیبہ تک آپ جلد کسی کو مرید نہیں فرماتے تھے۔ جو طالب آتا اسے مفتی اعظم یا حافظ ملت سے مرید کرا دیتے۔ ان بزرگوں کے وصال کے بعد بھی جب کوئی بہت اصرار کرتا تو بیعت فرماتے یہی حال خلافت کا تھا۔ اسی لیے آپ کے مریدین اور خلفاء کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔

آپ کو اپنے اساتذہ ومشائخ سے سلاسلِ قرآن وحدیث، سلاسل طریقت اور اوراد ووظائف کی اجازتیں حاصل تھیں، جن کی تفصیل خود آپ کے تحریر کردہ مقالہ بعنوان "اجازت واسانید" مطبوعہ معارف شارح بخاری، صفحہ ۲۳۸ تا ۲۴۹ میں موجود ہے۔ اتنی اجازتیں آپ کے معاصرین میں شاید باید چند علماء کو حاصل ہوں۔ اس طرح آپ کی ذات ان تمام سلاسل کی سنگم اور مجمع البحار تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ہند وبیرون ہند

کے بہت سے علماء ومشائخ نے آپ سے اجازتیں لیں، اور آپ نے طالب کے ظرف کے مطابق قرآن وحدیث وفقہ اور دیگر سلاسل کی اجازتیں عطا کیں۔

حرمین شریفین کی حاضری اور فریضۂ حج کی ادائیگی دونوں جہان کی برکتوں اور سعادتوں کا ذریعہ ہے۔ حضرت شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کئی بار دیارِ حرم کی آبلہ پائی فرمائی۔ ذوالحجہ 1405ھ/ ستمبر 1985ء میں آپ نے پہلا حج فرمایا، بمبئی سے جدہ کے لیے پرواز کرنے میں جانشین سید العلماء حضرت سید آل رسول حسنین میاں نظمی برکاتی مارہروی، مولانا خلیل احمد پٹھان، (ماہم شریف، ممبئی) قاری تراب علی رضوی (منارہ مسجد، ممبئی) ایک ہی ہوائی جہاز سے حضرت شارح بخاری کے ہم سفر تھے.........دوسرا حج 1418ھ/ 1997ء میں فرمایا۔ ایک عمرہ کا سفر 1996ء میں اور دوسرا عمرہ رمضان المبارک 1418ھ جنوری 1998ء میں دوسرے سفر حج سے پہلے کیا۔

حضرت شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے متبحر اساتذہ کرام سے بڑے شوق، محنت اور دلچسپی سے اکتساب علم کیا اور جملہ علوم وفنون متداولہ میں مہارت تامہ حاصل کی، درسی کتابوں کے علاوہ بے شمار علمی، فنی اور مذہبی کتابوں کا گہرا مطالعہ کیا، یہاں تک کہ آپ کی ذات علوم اسلامیہ اور فنون دینیہ کی بحر بیکراں بن گئی، آپ نے علم وفن کی ہر وادی میں قدم رکھا اور فکر وآگہی کے ہر میدان کو سر کیا، شعور معرفت کے ہر چشمے سے سیرابی حاصل کی یہاں تک کہ اپنے ہم عصر علماء میں آپ کو نمایاں مقام حاصل ہو گیا اور عوام تو عوام، خواص بھی اپنے پیچیدہ لاینحل مسائل کے حل کے لیے آپ کی طرف رجوع کرنے لگے، اور ماضی قریب میں تو آپ جیسا گوناگوں فضائل وکمالات کا حامل اور ہمہ جہت خوبیوں کا مالک اہل علم کی انجمن میں کوئی نظر نہیں آتا تھا۔ ذٰلك فضل الله يوتيه من يشاء

یوں تو حضرت شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو تمام مروجہ علوم وفنون میں ید طولیٰ حاصل تھا مگر فقہ وافتاء میں آپ کو جو نمایاں اور امتیازی مقام حاصل تھا اس کی نظیر عہد حاضر میں نہیں آتی۔ یہ بات حقائق مسلمہ میں سے ہے کہ فتویٰ نویسی کے لیے صرف علوم اسلامیہ اور فنون دینیہ میں مہارت کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ کسی ماہر تجربہ کار فقیہ ومفتی کی بارگاہ میں زانوئے تلمذ تہ کرنا اور اپنے تحریر کردہ فتاویٰ کو سنا کر اصلاح لینا ضروری ہے اس طرح اس کو بڑی حد تک طب سے مشابہت ہے جو صرف پڑھ لینے اور مطالعہ کر لینے سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ کسی طبیب حاذق کے مطب میں باضابطہ مشق وممارست ہی سے حاصل ہوتا ہے۔

شعبان 1366ھ/ 1947ء سے شوال 1367ھ/ اگست 1948ء تک مسلسل چودہ مہینے آپ نے اپنے وطن قصبہ گھوسی ضلع اعظم گڑھ میں حضرت صدر الشریعہ علامہ امجد علی قادری رضوی اعظمی علیہ الرحمہ سے مختلف انداز سے فقہی استفادہ اور فتویٰ نویسی کی مشق کی۔ دار العلوم مظہر اسلام بریلی شریف کے زمانۂ تدریس

از شوال 1375ھ/ 1956ء تا 1387ھ/ 1967ء گیارہ سال، دو ماہ، تین دن کی طویل مدت میں آپ نے مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ سے ہزاروں بار، ہزاروں مسائل میں علمی استفادہ کیا اور فتویٰ نویسی کی بھرپور مشق وتمرین کی۔ اور جلد ہی اپنی خداداد قابلیت ولیاقت، ذہانت وذکاوت، مطالعہ کے ذوق وشوق کی بنا پر حضرت مفتی اعظم کے معتمد بن گئے اور عوام وخواص میں ''نائب مفتی اعظم ہند'' کے لقب سے مشہور ہو گئے......
......فقہ وافتاء کے میدان میں امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ کے تلامذہ وخلفاء میں صدر الشریعہ اور مفتی اعظم علیہما الرحمہ کو جو امتیازی شان حاصل ہے وہ کسی پر پوشیدہ نہیں، امام احمد رضا نے ان دونوں حضرات کو پورے متحدہ ہندوستان کا قاضی ومفتی مقرر کیا تھا جس سے قضا وافتا میں ان کی جامعیت اور تفوق کی واضح نشان دہی ہوتی ہے۔ ایسے دو عظیم ترین فقہا ومفتیان کرام کے نظر کردہ وپروردہ معتمد مفتی حضرت شارح بخاری کی فقہی وفنی حیثیت روزِ روشن کی طرح نمایاں ہے۔

تقریباً پچیس ہزار فتاویٰ آپ نے بریلی شریف میں قیام کے دوران تحریر فرمائے اور زبانی طور پر عوام وخواص کو ہزاروں مسائل سے روشناس کیا اور یہ سلسلہ ان سبھی مدراس اہل سنت کے زمانہ تدریس میں جاری رہا جہاں آپ مختلف اوقات میں استاذ کی حیثیت سے پہنچتے رہے۔ لیکن ذوالحجہ 1396ھ/ 1976ء سے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور تشریف لانے کے بعد صرف افتاء کی خدمت آپ کے سپرد تھی، کئی معاون مفتی آپ کی سرپرستی ونگرانی میں آپ کے شعبۂ افتاء میں تھے اور صدر شعبۂ افتاء کی حیثیت سے آپ فتاویٰ کی اصلاح وتصدیق فرماتے۔ اور خود بھی برجستہ فتاویٰ املا کراتے۔ جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں قیام کے دوران آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ تقریباً ساٹھ ہزار ہیں۔

انہیں خصوصیات وامتیازات اور فقہ وافتاء میں نصف صدی کی مشق وممارست، تجربہ ومہارت، نظر دقیق وفکر عمیق، اور نیابت مفتی اعظم ہند نے پندرہویں صدی ہجری کے ربع اول اور بیسویں صدی عیسوی کے ربع آخر میں شارح بخاری کو ''مرجع الفتاویٰ'' کے منصب رفیع پر فائز کر دیا۔

ماضی کے اکابر علماء اہل سنت میں شیر بیشۂ اہلسنت مولانا ہدایت رسول قادری برکاتی رام پوری ثم لکھنوی، مناظر اہل سنت مولانا حشمت علی لکھنوی ثم پیلی بھیتی، مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن قادری اڑیسوی، اجمل العلماء مفتی شاہ محمد اجمل حسین سنبھلی ردو مناظرہ کے مرد میدان تھے اور ماضی قریب میں شارح بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان ان شیران اسلام کی یادگار اور ان کے پرچم کے علمبردار تھے۔

یوں تو تدریس، افتاء اور تصنیف سب کے سب بہت اہم کام ہیں مگر بعض وجوہ کی بنا پر مناظرہ ان سب سے مختلف ایک جان گداز اور دل سوز عمل ہے۔ مناظر مناظرہ سے پہلے موضوع کے متعلق موافق ومخالف دلائل وشواہد اور ابحاث ذہن میں بٹھا لیتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ بحث اسی دائرہ میں محدود رہے۔ موضوع

اور اس کے دلائل کے متعلق کوئی بھی سوال اٹھ سکتا ہے اور بحث چھڑ سکتی ہے۔ اس لیے اس میں منقولات و معقولات میں تبحر، اسلامی و عربی علوم وفنون پر عبور، تاریخ واحوال زمانہ سے آگہی، حریف و مدمقابل کی شاطرانہ چالوں سے باخبری، اس کی کمزوری پر نظر، تحقیقی والزامی جواب، حملہ ودفاع کا بروقت فیصلہ، اور استحضار علمی وتیقظ قلبی جیسے اوصاف کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ بحمد اللہ تعالیٰ حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ نہ صرف ان اوصاف کے ساتھ متصف تھے بلکہ ان میں کمال ومہارت رکھتے تھے۔

آپ نے بہت مناظروں میں مختلف حیثیتوں سے شرکت فرمائی، کہیں مناظر اہل سنت کا علمی تعاون کیا، کہیں خود مناظرہ کیا، کہیں مناظرہ کی صدارت کی اور ہر جگہ نمایاں کردار پیش کیا۔

تقریر وخطابت کی سحر انگیزی اور سرعت تاثیر ساری دنیا میں مسلم ہے خود حدیث نبوی میں بھی اس صفت کا بیان موجود ہے۔ خالق لم یزل نے حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ کو دیگر اوصاف حمیدہ کے ساتھ تقریر وتبلیغ اور وعظ وخطابت کی دولت سے بھی نوازا تھا۔ بحیثیت مقرر مدت دراز سے آپ ملک کے بے شمار شہروں کا دورہ کرتے رہے، مفتی اعظم قدس سرہ کی معیت میں بھی سیکڑوں بار ہندوستان کے مختلف علاقوں میں جا کر تقریر وتبلیغ کی۔ لاکھوں افراد آپ کی تقریر سے متاثر اور بہت سے لوگ معاصی ومنکرات سے تائب ہوئے آپ کی تقریریں پُر مغز، پُر درد، موثر، دل پذیر اور پتھر کو موم بنانے والی تھیں۔ جس موضوع پر بولتے بہت جلد اس کے تمام ضروری گوشوں کا احاطہ کر کے ان پر بھرپور روشنی ڈالتے، قرآن وحدیث، اقوال صحابہ وتابعین اور آثار سلف سے استدلال فرماتے۔ اور کمال یہ ہے کہ اہم سے اہم اور پیچیدہ سے پیچیدہ عنوان پر برجستہ تقریر کرتے اور اس سے متعلق ایسی معلومات پیش کرتے کہ عوام تو عوام، خواص بھی انگشت بدنداں نظر آتے۔

عہد طالب علمی ہی سے آپ کو لکھنے کا شوق تھا، زمانۂ طالب علمی کی مشاقی فارغ ہونے کے بعد اوج کمال تک پہنچ گئی، زمانہ تدریس میں تدریس وافتاء کی گراں بار ذمہ داریوں کے ساتھ آپ قرطاس وقلم کا بھی پورا حق ادا کرتے رہے۔ تحریر وتصنیف کا یہ سلسلہ نصف صدی کو محیط ہے۔ اس عرصے میں آپ کے قلم سیال نے مختلف موضوعات پر متعدد کتابیں معرض وجود میں آئیں، آپ کی قیمتی، پُرمغز اور جامع تحریریں دبدبہ سکندری رام پور، نوری کرن بریلی شریف، پاسبان الہ آباد، جام کوثر کلکتہ، استقامت، کانپور، اشرفیہ مبارکپور، رفاقت پٹنہ، حجاز جدید دہلی وغیرہ مشہور رسائل وجرائد میں چھپ کر مقبول خاص وعام ہو چکی ہیں۔ آپ کے قلم میں کلکِ رضا کی حمایت حق واستیصال باطل کی جلوہ آرائی وکارفرمائی ہوتی ہے۔ درج ذیل کتابیں آپ کے اشہب قلم کی نتیجہ ہیں۔ (1) نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری (۹ جلدیں) (2) اشرف السیر (3) اسلام اور چاند کا سفر (4) اشک رواں (5) السراج الکامل (6) تحقیقات (۲ جلدیں) (6) اثبات ایصالِ ثواب (7) سنی دیوبندی اختلاف کا منصفانہ جائزہ (8) مقالات امجدی (9) روداد مناظرہ بنارس (حواشی) (10) فتنوں کی

سرزمین کون، نجد یا عراق؟ (11) مفتی اعظم اپنے فضل وکمال کے آئینے میں (12) حواشی فتاویٰ امجدیہ (13) اذان خطبہ (افادات) (14) تنقید برمحل (افادات) (15) مسئلہ تکفیر اور امام احمد رضا (16) مجموعہ فتاویٰ (زیر ترتیب) (17) مقالات شارح بخاری (۳ جلدیں)

گوناگوں اوصاف وکمالات اور فضائل ومحاسن کی جامعیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حاضر جوابی کی دولت سے بھی سرفراز فرمایا تھا۔ آپ مخاطب کی بات سنتے ہی نہایت برق رفتاری کے ساتھ اس کے تمام گوشوں کا احاطہ کر لیتے اور پھر برجستہ ایسا جواب عنایت فرماتے کہ اگر وہ معاند اور ہٹ دھرم ہے تو لاجواب ہو کر خاموش ہو جاتا ورنہ مطمئن ہو کر واپس جاتا۔

ایک مرتبہ آپ حضرت مفتی اعظم قدس سرہ کے ہمراہ جوناگڑھ کاٹھیاواڑ کے تبلیغی سفر پر تشریف لے گئے اسی سفر کی آپ بیتی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''اسی سفر میں جوناگڑھ کے ایک شیعہ نے حضرت (مفتی اعظم قدس سرہ) کی خدمت میں حاضر ہو کر حدیث قرطاس لے کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نکتہ چینی شروع کر دی۔ حضرت نے پہلے اس کو ڈانٹا کہ تمیز سے بات کرو ہم حضرت فاروق اعظم کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرطاس کس سے مانگا تھا؟ اس نے کہا: حاضرین سے۔ میں نے کہا مریض جب کوئی چیز مانگتا ہے تو اس کو مہیا کرنا گھر والوں کا فرض ہوتا ہے۔ حضرت علی اور حضرت فاطمہ پر پہلے یہ فرض عائد تھا کہ قرطاس حاضر کرتے۔ انہوں نے کیوں نہیں حاضر کیا؟ اور اگر یہ جرم ہے تو تمہارے اعتراض اور نکتہ چینی کے مطابق اس کے سب سے بڑے مجرم حضرت علی، حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ اس پر اس کی بولتی بند ہو گئی اور پھر اُٹھ کر چلا گیا''۔

حق گوئی اور بے باکی، ایک داعی، مبلغ، مصلح، مُرشد، عالم دین اور مومن کامل کی صفات لازمہ سے ہیں۔ حق تعالیٰ نے یہ وصف بھی آپ کی ذات میں خوب ودیعت فرمایا تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ شرع مطہر کے خلاف کوئی بات دیکھتے تو فوراً اس پر تنبیہ فرماتے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی انجام دہی میں کوئی لچک اور نرمی روا نہیں رکھتے اور نہ ہی کسی کی رعایت فرماتے۔

مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہٗ کی ذات گرامی کتاب وسنت کی پیروی، سلف صالحین کا اتباع، عشق رسالت پناہی ومحبت اولیاء اللہ، احقاق حق اور ابطال باطل سے عبارت ہے۔ آپ نے پوری زندگی مذاہب باطلہ اور افکار فاسدہ کے خلاف قلمی ولسانی جہاد فرمایا، اور توحید خداوندی وعشق نبوی کا درس دیا۔ انہیں اوصاف ومحاسن کی بنا پر حضرت شارح بخاری کو اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ سے والہانہ لگاؤ تھا وہ اپنے آپ کو مخالفین ومعاندین، اعداء وحاسدین کے تیر ونشتر کا نشانہ بنانا تو گوارہ کر لیتے مگر فکر رضا کے خلاف منظر عام پر آنے والی کسی چھوٹی سے چھوٹی تحریک اور مہم کو برداشت نہیں کرتے، اس طرح کا کوئی بھی

موقع رہا ہو، دیکھنے میں یہی آیا کہ سب سے پہلے آپ ہی خرمن باطل پر برق تپاں بن کر گرے ہیں اور اپنی تحریر وتقریر کے شعلوں سے اس کو خاکستر بنایا ہے، آپ کی تقریروں کے علاوہ تحریروں میں بھی اس کے جلوے جا بجا نظر آتے ہیں تحقیقات، فتنوں کی سرزمین، کون؟ منصفانہ جائزہ، امام احمد رضا اور مسئلہ تکفیر، اذان خطبہ، تنقید برمحل، اشرف السیر اور آپ کے بے شمار فتاویٰ اسی سلسلۃ الذہب کی انمول کڑیاں ہیں۔

شارح بخاری کے ہمہ جہت علمی کمالات ومحاسن، دینی وملی کارناموں، فقہ وافتاء میں ذروہ اختصاص تک پہنچے اور اقران ومعاصرین پر فائق ہونے کی بنا پر ہندو پاک کے علماء دین ومفتیان شرع متین پر آپ کی سیادت وریاست سب کے نزدیک مسلم تھی، اسی لیے بعض اہل علم نے آپ کے لیے ''فقیہ اعظم ہند'' کے خطاب کی تجویز رکھی ان میں سرفہرست حضرت مولانا ڈاکٹر فضل الرحمٰن شرر مصباحی پرنسپل اجمل خاں طبیہ کالج دہلی ہیں، جس کی تائید رئیس القلم علامہ ارشد القادری بانی جامعہ نظام الدین دہلی، علامہ یٰسین اختر مصباحی بانی دارالقلم دہلی اور مفتی محمد میاں ثمر دہلوی جیسے سربرآوردہ علمائے اہل سنت نے کی۔ پھر عرس قاسمی 1420ھ /1999ء کے مبارک ومسعود موقع پر امین ملت حضرت ڈاکٹر سید محمد امین میاں قادری برکاتی سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ نے قل سے پہلے علمائے اسلام ومشائخ اسلام کے جم غفیر میں اس کا اعلان فرمایا، اعلان سنتے ہی ''فقیہ اعظم ہند''، ''شارح بخاری'' کے نعروں سے ساری فضا گونج اٹھی۔

6 صفر 1421ھ/ مئی 2000ء بروز جمعرات آپ نے الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ میں نماز فجر اور وظائف ومعمولات کی ادائیگی کے بعد دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے پانچ بج کر چالیس منٹ پر اچانک اس دار فانی سے دار جاودانی کی طرف کوچ کیا، اور یہ علم وفن کا راز داں اور استقامت وثابت قدمی کا کوہ ہمالہ ہمیشہ کے لیے آغوش زمین میں محو خواب ہو گیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

کیا خبر تھی موت کا یہ حادثہ ہوجائے گا
یعنی آغوش زمیں میں آسماں سوجائے

''**شارح بخاری حیات اور کارنامے**'' کے نام سے مولانا نفیس احمد مصباحی (استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ) نے ایک مضمون تحریر فرمایا جو ماہنامہ اشرفیہ، مبارکپور کے شارح بخاری نمبر میں طبع ہوا۔ مندرجہ بالا تذکرہ اسی مضمون میں حذف واختصار کر کے ترتیب دیا گیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیغمبر خدا

قانون داں بھی قانون ساز بھی

قانون ساز اور قانون دان یہ دو لفظ عرف میں الگ الگ معنی کے لیے آتے ہیں۔ قانون داں کے معنی ہیں۔ قانون جاننے والا جس کی حیثیت صرف قانون کے کلیات وجزئیات کے معتد بہ حصے پر عبور کی ہوتی ہے، ساتھ ہی ساتھ اس کے اندر اتنی مہارت ضروری ہے کہ وہ ہر نئے پیش آنے والے حادثہ کا حکم قانون کی کلیات یا اس کے مثل ونظیر دوسری جزئی سے قیاس کر کے نکال سکے جس کی مثال وکیل اور بیرسٹر ہیں کہ یہ لوگ صرف قانون داں ہوتے ہیں خواہ وہ کتنے ہی قابل، ذہین، فطین ہوں یہ لوگ قانون کی دفعات یا اِس کی عبارت میں کوئی ادنیٰ ردوبدل نہیں کر سکتے، قانون کے اصطلاحی معنوں میں کوئی تغیر نہیں کر سکتے۔ اگر چہ ان میں اتنی صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ نئے مقامات کے لیے قانون کی دفعات سے احکام نکال لیتے ہیں اور اسے اپنے دعویٰ کے مطابق کرنے کے لیے ہفتوں، مہینوں بحث وتمحیص کر سکتے ہیں، مگر قانون میں کوئی ترمیم نہیں کر سکتے ہیں۔

شریعت اسلامیہ میں ان کی نظیر علمائے دین ہیں جو شریعت کے اصول وفروع پر حاوی ہوتے ہیں۔ اتنی استعداد رکھتے ہیں کہ کوئی نیا واقعہ رونما ہو تو اس کا حکم استخراج کر لیتے ہیں۔ حتیٰ کہ مسائل شرعیہ پر اعتراض کرنے والوں کو دنداں شکن جواب دے لیتے ہیں، مگر شریعت کے کسی حکم کو بدل نہیں سکتے اس میں کوئی ترمیم نہیں کر سکتے اس کے الفاظ کو نیا معنی نہیں پہنا سکتے۔

رہ گیا قانون ساز تو اس لفظ کا اُس با اختیار ہستی پر اطلاق کیا جاتا ہے جو جب چاہے خواہ

باختیار خود یا باذن مختار مطلق قانون کی جس دفعہ کو چاہے منسوخ کردے، اس میں ردوبدل کردے۔ الفاظ کے نئے معنی معین کردے، جن افراد کو چاہے جس قانون سے چاہے مستثنٰی کردے۔ اس کی ایک مثال ہمارے معاشرے میں شہنشاہ کی ہے کہ وہ اپنی مملکت کا آمر مطلق ہوتا ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے، جو قانون چاہتا ہے ختم کردیتا ہے جسے چاہتا ہے جس قانون سے چاہتا ہے مستثنٰی کردیتا ہے۔ دوسری مثال وزیر قانون کی ہے کہ وہ شہنشاہ کے اذن واختیار سے قانون بناتا ہے، اس میں ترمیم وتبدیل کرتا ہے۔

اب جب قانون داں وقانون ساز دونوں الفاظ کے معانی ذہن نشین ہوگئے تو اب آیئے شریعت اسلامیہ کی تاسیس کا ایک تحقیقی جائزہ لیں اور یہ تلاش کریں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت صرف قانون داں کی تھی یا یہ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم باذن اللہ عزوجل قانون ساز بھی تھے۔

(۱) اس بحث کے چند پہلوؤں میں سے ایک یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم باذن اللہ عزوجل قانون ساز تھے، قرآن شریف کی روشنی میں:

(۲) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم قانون ساز ہیں احادیث کی روشنی میں:

(۳) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم قانون ساز ہیں شواہد کی روشنی میں:

(۴) اس بارے میں اُمت کا عقیدہ آج سے پہلے کیا رہا اور کیا ہے؟

(۱) آیات قرآن کریم:

آیات قرآن کریم پر اگر کوئی تحقیقی نظر ڈالے تو اسے اس بارے میں صدہا نصوص مل جائیں گی۔ سرسری نظر ڈالنے پر بھی جو نصوص سامنے ہیں وہ کم نہیں۔

آپ قرآن مجید کی تلاوت کریں، جگہ جگہ ملے گا اللہ عزوجل کی اطاعت کرو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔ جس نے اللہ عزوجل اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی وہ فاسق وظالم ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اللہ عزوجل کے مختار مطلق ہونے کے بارے میں کسی مدعی اسلام کو ادنیٰ شبہہ نہیں ہوسکتا ہے۔

اس کی شان تو ﴿فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۝﴾

(القرآن الکریم، پارہ ۳۰، سورۃ البروج(۸۵)، آیت نمبر ۱۶)

ترجمۂ کنز الایمان: ''ہمیشہ جو چاہے کر لینے والا''

اور ﴿یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ۝﴾ ہے۔

(القرآن الکریم، پارہ ۶، سورۃ المائدۃ(۵)، آیت نمبر ۱)

ترجمۂ کنز الایمان: ''حکم فرماتا ہے جو چاہے''

اللہ عزوجل کی اطاعت وعصیاں کے موازی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم اور عصیاں کی ممانعت اس کی دلیل ہے کہ اس باب میں مختار وماذون، عطائی وذاتی وجوب وامکان، حدوث وقِدم (قدیم) کا فرق تو ہے مگر واجب الاتباع ومطاع دونوں ہیں۔ اس لیے یہ ماننا پڑے گا کہ جس طرح اللہ عزوجل شریعت میں نسخ، ترمیم، تبدیل، تخصیص، تقیید کرسکتا ہے اس کے اذن سے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ سب اختیار رکھتے ہیں اور یہی معنی قانون ساز کے ہیں۔ ان عمومی ارشادات کے علاوہ آیئے چند خصوصی ارشادات ملاحظہ کریں، ارشاد ہے:

آیت نمبر1

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾

(القرآن الکریم، پارہ ۳، سورۃ آل عمران(۳)، آیت نمبر ۳۱)

ترجمہ: ''فرمادو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم کو محبوب بنالے گا۔''

اور ہر شخص جانتا ہے کہ اتباع کا یہی مطلب ہے کہ جو حکم دیا جائے اس کو مانا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو حکم دیں اس کا ماننا لازم ہے تو ثابت ہوگیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اُمت کو جو چاہیں حکم دیں، یہی قانون ساز کے معنی ہیں اور فرمایا گیا:

آیت نمبر2

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ ۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا﴾

(القرآن الکریم،پارہ ۵،سورۃ النساء(۴)،آیت نمبر ۱۱۵)

ترجمہ: ''حق ظاہر ہوجانے کے بعد جو بھی رسول کے خلاف کرے اور مومنوں کے راستے کے علاوہ کوئی اور راستہ پکڑے ہم اس کو اسی طرف پھیر دیں گے جدھر وہ مڑا اور اسے جہنم میں ڈالیں گے اور یہ بُرا ٹھکانہ ہے۔''

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف یہی ہے کہ وہ جو فرمائیں نہ مانا جائے اس پر عمل نہ کیا جائے یہ اسی بنا پر ہے کہ ان کا ہر حکم قانون شریعت ہے اور جس کا حکم ہر قانون شریعت ہوتا ہے، وہ قانون ساز ہوتا ہے، صرف قانون داں نہیں اور سنیے سورۃ نور میں ہے:

آیت نمبر3

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾

(القرآن الکریم،پارہ ۱۸،سورۃ النور(۲۴)،آیت نمبر ۶۳)

ترجمہ: ''جو لوگ رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں وہ ڈریں کہیں ان کو فتنہ نہ آئے یا دردناک عذاب نہ پہنچے۔''

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف کرنے والے پر یہ وعید اسی لیے ہے کہ ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی شریعت کی خلاف ورزی ہے اور یہ حیثیت شریعت ساز کی ہوسکتی ہے صرف شریعت دان کی نہیں۔ لیجیے سورۃ احزاب کی آیت ہے:

آیت نمبر4

﴿مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾

(القرآن الکریم،پارہ ۲۲،سورۃ الاحزاب(۳۳)،آیت نمبر ۳۶)

ترجمہ: ''کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کی مجال نہیں کہ اللہ و رسول کوئی حکم فرمائیں تو انہیں اپنے معاملہ کا اختیار رہے اور جو اللہ و رسول کا حکم نہ مانے وہ بلاشبہ کھلے بند گمراہ ہوگا۔''

اس آیت کریمہ کی مراد کی توضیح کے لیے اس کا شان نزول بھی سنتے چلیے۔ حضور سید عالم ﷺ نے اپنے متبنیٰ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے نکاح کا پیام زینب بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے بھائی کو دیا، ان لوگوں نے نامنظور کیا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔(۱)

غور کیجیے! زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے بہ نفس نفیس طے فرمایا۔ خود ہی پیام دیا، اس بارے میں کوئی آیت نہیں اُتری تھی، مگر اسے نامنظور کرنے پر اتنی سخت وعید آئی اور اسے اللہ عزوجل کا بھی حکم فرمایا گیا، اس کی نافرمانی اللہ عزوجل کے حکم کی نافرمانی قرار دی گئی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت صرف قانون داں کی نہیں قانون ساز کی بھی ہے۔

---

(۱) لباب النقول فی اسباب النزول،سورۃ الاحزاب،ص ۱۵۹،دارالکتب العلمیۃ،بیروت، لبنان)

(۲) احادیث:

حدیث نمبر1

((تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ، لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ))(۱)

ترجمہ: ''میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک ان دونوں کے پابند رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ''

کتاب اللہ کے قانون شریعت ہونے میں کسی کو انکار کی گنجائش نہیں۔ اس کے موازی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت رسول اللہ کو بھی رکھا، جس سے معلوم ہوا کہ سنت رسول اللہ بھی قانون شریعت ہے اور یہ اسی وقت صحیح ہوسکتا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قانون ساز تسلیم کیا جائے، جن کے ارشاد، کردار اور تقریر کا نام سنت ہے۔

حدیث نمبر2

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جسے ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی نے نقل فرمایا، ارشاد ہے:

((أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانٌ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ وَإِنَّ مَا

(۱) مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثالث، رقم الحدیث ۱۸۶، ج ۱، ص ۶۶، المکتب الاسلامی، بیروت [الطبعة الثالثة ۱۹۸۵م]

☆ مؤطا امام مالک، کتاب الجامع، باب النهی عن القول بالقدر، رقم الحدیث ۱۶۰۸، ج ۳، ص ۵۳۸، مکتبة البشری للطباعة والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعة الاولی: ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱م

حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ))(۱)

ترجمہ: ''کوئی پیٹ بھرا اپنی مسند پر بیٹھا یہ نہ کہنے لگے: تم صرف قرآن کے پابند رہو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور اس میں جو حرام پاؤ اسے حرام جانو، حالانکہ رسول اللہ نے جسے حرام فرمایا وہ اسی کے مثل ہے جسے اللہ نے حرام فرمایا۔''

حدیث نمبر3

امام ابوداؤد نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی روایت کی، اس میں یہ ارشاد فرمایا:

((أَلَا وَإِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ أَمَرْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ))(۲)

ترجمہ: ''سنو! قسم خدا کی میں نے کچھ چیزوں کا حکم فرمایا ہے اور کچھ چیزوں سے منع فرمایا ہے، بے شک وہ قرآن کے مثل ہے۔''

(۱) مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، رقم الحدیث ۱۶۳، ج ۱، ص ۵۷، المکتب الاسلامی، بیروت [الطبعة الثالثة: ۱۹۸۵م]

☆ سنن ابی داؤد، کتاب السنة، باب فی لزوم السنة، رقم الحدیث ۴۶۰۴، ج ۴، ص ۲۰۰، المکتبة العصریة، صیدا، بیروت

☆ سنن ابی ماجه، افتتاح الکتاب فی الایمان وفضائل الصحابة......، باب تعظیم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث ۱۲، ج ۱، ص ۶، داراحیاء الکتب العربیة

☆ سنن دارمی، کتاب العلم، باب: السنة قاضیة علی کتاب اللّٰه، رقم الحدیث ۶۰۶، ج ۱، ص ۴۷۳، دارالمغنی للنشر والتوزیع، المملکة العربیة السعودیة [الطبعة الاولی ۱۴۱۲ھ/ ۲۰۰۰م]

(۲) مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، رقم الحدیث ۱۶۴، ج ۱، ص ۵۸، المکتب الاسلامی، بیروت [الطبعة الثالثة: ۱۹۸۵م]

☆ سنن ابی داؤد، کتاب الخراج والامارة والفیئ، باب فی تفسیر اهل الذمة، رقم الحدیث ۳۰۵۰، ج ۳، ص ۱۷۰، المکتبة العصریة، صیدا، بیروت

حدیث نمبر4

امام ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ اور امام احمد و بیہقی نے حضرت ابورافع رضی اللہ تعالی عنہ سے اسی کے مثل روایت فرمائی، اس میں یہ ارشاد ہے:

((لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ أَمر مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْنَاهُ))(۱)

ترجمہ: اپنی مسند پر ٹیک لگائے کسی کو یہ کہتے نہ پاؤں کہ جب اس کے پاس کوئی چیز میری فرمودہ یا میری منع کردہ آئے تو یہ کہہ دے: "میں نہیں جانتا، ہم نے جو کتاب اللہ میں پایا اس کی اتباع کی۔"

ان احادیث کو پڑھیے اور دیکھیے جن لوگوں نے صرف اللہ عزوجل کے حلال کیے ہوئے

(۱) مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، رقم الحدیث ۱۶۲، ج ۱، ص ۵۷، المکتب الاسلامی، بیروت [الطبعۃ الثالثۃ: ۱۹۸۵م]

☆ سنن الترمذی، ابواب العلم، باب مانھی عنہ ان یقال عند حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم......، رقم الحدیث ۲۶۶۳، ج ۴، ص ۳۳۴، دار الغرب الاسلامی، بیروت (سنۃ النشر ۱۹۹۸ء)

☆ سنن ابی داؤد، کتاب السنۃ، باب فی لزوم السنۃ، رقم الحدیث ۴۶۰۵، ج ۴، ص ۲۰۰، المکتبۃ العصریۃ، صیدا، بیروت

☆ سنن ابن ماجۃ، باب تعظیم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث ۱۳، ج ۱، ص ۶، دار احیاء الکتاب العربیۃ، بیروت

☆ مسند امام احمد، احادیث رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث ابی رافع، رقم الحدیث ۲۳۸۷۶، ج ۳۹، ص ۳۰۲، مؤسسۃ الرسالۃ (الطبعۃ الاولی: ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱م)

☆ السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب النکاح، باب الدلیل علی انہ صلی اللہ علیہ وسلم لایقتدی بہ......، ج ۷، ص ۱۲۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت (الطبعۃ الثالثۃ: ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳م)

☆ دلائل النبوۃ للبیہقی، جماع ابواب اخبار النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالکوائن بعدہ، باب ما جاء فی اخبارہ......، ج ۶، ص ۵۴۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت (الطبعۃ الاولی: ۱۴۰۵ھ)

کو حلال جانا اور اللہ عزوجل کے حرام کیے ہوئے کو حرام جانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلال کیے ہوئے کو حلال اور حرام کیے ہوئے کو حرام نہیں جانا ان پر کتنا شدید غضب فرمایا اور بلا کسی اشتباہ کے فرمایا کہ میری حلال کردہ اشیاء اور حرام کردہ اشیاء اسی کے مثل ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے حلال یا حرام فرمایا۔ کیا کسی قانون داں کا قول، قانون ساز کے قول کے مثل ہو سکتا ہے؟ کیا جو قانون داں اور قانون ساز کے اقوال میں تفریق کرے وہ اس شدید غضب کا مستحق ہے؟ اگر اس کا جواب نفی میں ہے اور ضرور نفی میں ہے تو جو لوگ اللہ عزوجل کو قانون ساز مانتے ہیں انہیں ماننا پڑے گا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ضرور بالضرور قانون ساز ہیں۔

حدیث نمبر5

امام مالک واحمد و بخاری و مسلم ونسائی وابن ماجہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا:

((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ))(۱)

(۱) مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الطہارۃ، باب السواک، الفصل الاول، رقم الحدیث ۳۷۶، ج ۱، ص ۱۲۱، المکتب الاسلامی، بیروت (الطبعۃ الثالثۃ: ۱۹۸۵م)

☆ مؤطا امام مالک، کتاب الطہارۃ، باب ماجاء فی السواک، رقم الحدیث ۱۴۳، ج ۱، ص ۱۵۶، مکتبۃ البشری للطباعۃ والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعۃ الاولی: ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱م [اقتصر علی: "لامرتھم بالسواک"]

☆ مسند امام احمد، مسند المکثرین من الصحابۃ، مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث ۷۳۳۹، ج ۱۲، ص ۲۹۳، مؤسسۃ الرسالۃ (الطبعۃ الاولی: ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱م)

☆ الصحیح البخاری، کتاب الجمعۃ، باب السواک یوم الجمعۃ، رقم الحدیث ۸۸۷، ج ۲، ص ۴، دار طوق النجاۃ (الطبعۃ الاولی: ۱۴۲۲ھ) [فیہ "مع کل صلوۃ"]

☆ الصحیح المسلم مع شرح الامام محیی الدین النووی، کتاب الطہارۃ، باب السواک، الرقم المسلسل: ۵۸۹، ج ۲، ص ۴۷، مکتبۃ البشری للطباعۃ والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعۃ الاولی: ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹م)

☆ سنن نسائی، کتاب الطہارۃ، باب الرخصۃ فی السواک بالعشی للصائم، رقم ۷، ج ۱، ص ۱۲، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، حلب (الطبعۃ الثانیۃ: ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶م)

☆ سنن ابن ماجۃ، کتاب الطہارۃ وسننھا، باب السواک، رقم الحدیث ۲۸۷، ج ۱، ص ۱۰۵، دار احیاء الکتب العربیۃ، بیروت

ترجمہ: ''اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم فرمادیتا۔''

تیسیر وغیرہ میں اس حدیث کو متواتر بتایا ہے۔(۱)

انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے امام احمد ونسائی نے یوں روایت فرمائی کہ ارشاد ہوا:

((لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِى لَأَمَرْتُهُمْ عِنْدَ كُلِّ صَلاَةٍ بِوُضُوءٍ وَمَعَ كُلِّ وُضُوءٍ بِسواكٍ))(۲)

---

(۱) التيسير شرح الجامع الصغير، حرف اللام، ج۲، ص۳۱۴، مكتبة الامام الشافعي الرياض (الطبعة الثالثة: ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸م)

☆ فيض القدير شرح الجامع الصغير، حرف اللام، تحت رقم الحديث ۷۵۰۶، ج۵، ص۳۳۸، المكتبة التجارية الكبرىٰ، مصر (الطبعة الاولى: ۱۳۵۶ھ)

(۲) الجامع الصغير للسيوطى، حرف اللام، رقم الحديث ۷۵۰۹، ج۲، ص۴۶۰، دار الكتب العلمية، بيروت لبنان

☆ مسند امام احمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند ابى هريرة رضى الله عنه، رقم الحديث ۷۵۱۳، ج۱۲، ص۴۸۴، مؤسسة الرسالة (الطبعة الاولى: ۱۴۲۲ھ)

☆ كنز العمال فى سنن الاقوال والافعال، حرف الطاء، كتاب الطهارة، الباب الثانى فى الوضوء، الفصل الثانى فى آداب الوضوء، السواك، رقم الحديث ۲۶۱۹۲، ج۹، ص۳۱۵، مؤسسة الرسالة (الطبعة الخامسة: ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱م)

☆ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، كتاب العلم، باب فضل الوضوء، رقم ۱۱۰۸، ج۱، ص۲۲۱، مكتبة القدسى، القاهرة (عام النشر: ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴م)

☆ السنن الكبرىٰ للنسائى، كتاب الصيام، السواك للصائم بالغداة والعشى وذكر......، رقم الحديث ۳۰۲۷، ج۳، ص۲۹۰، مؤسسة الرسالة، بيروت (الطبعة الاولى: ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱م)

ترجمہ: ''اگر اس کا لحاظ نہ ہوتا کہ میری امت پر شاق ہوگا تو انہیں حکم دیتا کہ ہر نماز کے وقت وضو کریں اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں۔''

حدیث نمبر6

ابن ماجہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ یوں ارشاد ہوا:

((لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِى لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاكَ))(۱)

ترجمہ: ''اگر میری امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا تو مسواک ان پر فرض کر دیتا۔''

حدیث نمبر7

امام ابونعیم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ ارشاد فرمایا:

((لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِى لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يَسْتَاكُوا بِالْأَسْحَارِ))(۲)

ترجمہ: ''اس کا لحاظ نہ ہوتا کہ میری اُمت پر شاق ہو تو میں حکم فرمادیتا کہ ہر پچھلے پہر مسواک کیا کریں''۔

---

(۱)☆ الجامع الصغير للسيوطى، حرف اللام، رقم الحديث ۷۵۱۰، ج۲، ص۴۶۰، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان

☆ كنز العمال فى سنن الاقوال والافعال، حرف الطاء، كتاب الطهارة، الباب الثانى فى الوضوء، الفصل الثانى فى آداب الوضوء، السواك، رقم الحديث ۲۶۱۷۴، ج۹، ص۳۱۲، مؤسسة الرسالة (الطبعة الخامسة: ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۱م)

☆ سنن ابن ماجة، كتاب الطهارة وسننها، باب السواك، رقم الحديث ۲۸۹، ج۱، ص۱۰۶، دار احياء الكتب العربية [وفيه "لفرضته عليهم"]

(۲) الجامع الصغير للسيوطى، حرف اللام، رقم الحديث ۷۵۱۳، ج۲، ص۴۶۰، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان

☆ كنز العمال فى سنن الاقوال والافعال، حرف الطاء، كتاب الطهارة، الباب الثانى فى الوضوء، الفصل الثانى فى آداب الوضوء، السواك، رقم الحديث ۲۶۱۹۶، ج۹، ص۳۱۶، مؤسسة الرسالة (الطبعة الخامسة ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱م) [ما وجدناه عند ابى نعيم وقالا فيهما بعد ذكره "ابو نعيم فى كتاب السواك عن ابن عمر"]

حدیث نمبر8

امام بخاری و مسلم و نسائی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں:

((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوْهَا هٰكَذَا يَعْنِيْ الْعِشَاءَ نِصْفَ اللَّيْلِ.))(۱)

ترجمہ: ''اگر میری امت پر شاق ہونے کا خیال نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ اسے یعنی عشاء کو اس وقت یعنی آدھی رات کو پڑھیں۔''

غور کیجیے! ہر نماز کے وقت وضو یا مسواک یا ہر وضو کے ساتھ مسواک یا ہر صبح کو مسواک یا نماز عشاء کا نصف لیل تک موخر کرنا فرض نہیں، مگر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کا لحاظ ہے کہ ان چیزوں کے فرض فرما دینے سے امت مشقت میں پڑ جائے گی ورنہ

(۱) کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال، حرف الصاد، کتاب الصلوٰۃ من قسم الاقوال، الباب الثانی، الفصل الاول فی احکام الصلوٰۃ الخارجة، رقم ۱۹۴۲۶، ج۷، ص ۳۹۵، مؤسسة الرسالة (الطبعة الخامسة ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱م)

☆ مسند امام احمد، من مسند بنی ہاشم، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث ۳۴۲۶، ج۵، ص ۴۲۴، مؤسسة الرسالة (الطبعة الاولی: ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱م)

☆ الصحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب النوم قبل العشاء لمن غلب...... رقم الحدیث ۵۷۱، ج۱، ص ۱۱۸، دار طوق النجاۃ (الطبعة الاولی: ۱۴۲۲ھ)

☆ الصحیح المسلم مع شرح الامام محیی الدین النووی، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ، باب وقت العشاء و تاخیرها، الرقم المسلسل ۱۴۵۱، ج۲، ص ۵۰۷، مکتبة البشری للطباعة و النشر و التوزیع، کراچی، الطبعة الاولی: ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹م) [بلفظ: لولا ان اشق علی امتی لامرتھم ان یصلوھا کذلک]

☆ سنن نسائی، کتاب المواقیت، باب مایستحب من تاخیر العشاء، رقم ۵۳۱، ج۱، ص ۲۶۵، مکتب المطبوعات الاسلامیة، حلب (الطبعة الثانیة: ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶م)

ان چیزوں کو فرض کر دیتا مگر چوں کہ ان کے فرض کر دینے سے امت مشقت میں پڑ جائے گی، اس لیے میں نے ان کو فرض نہیں فرمایا۔

حدیث نمبر9

یہ قول کسی قانون داں کا نہیں ہو سکتا یہ قول صرف قانون ساز کا ہو سکتا ہے فرماتے ہیں:

''انی احرم علیکم حق الضعیفین الیتیم و المراۃ''(۱)

ترجمہ: ''میں دو کمزوروں کی حق تلفی تم پر حرام کرتا ہوں، یتیم اور عوت۔''

حدیث نمبر10

ارشاد ہے: ''لَا تَشْرَبْ مُسْكِرًا فَاِنِّيْ حَرَّمْتُ كُلَّ مُسْكِرٍ''(۲)

ترجمہ: ''نشہ کی کوئی چیز نہ پی، میں نے ہر نشہ آور چیز کو حرام فرما دیا۔''

(۱) التیسیر شرح الجامع الصغیر، حرف الهمزة، ج۱، ص ۳۶۹، مکتبة الامام الشافعی الریاض (الطبعة الثالثه: ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸م) [قال فیه: (إِنِّی أحرج) لفظ رِوَايَة الْبَيْهَقِيّ أحرم (عَلَيْكُم) أيها الأمة (حق الضعيفين) أی أضيقه وأحرمه على من ظلمهما (الْيَتِيم وَالْمَرْأَة)

☆ شعب الایمان، باب طاعة اولی الامر بفصولها، فصل فی کراهية طلب الامارة لمن کان ضعيفا، رقم الحديث ۷۰۵۸، ج۹، ص ۵۳۰، مکتبة الرشد للنشر و التوزيع، الرياض (الطبعة الاولى: ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۳م) (ولفظه: احرم عليكم مال الضعيفين اليتيم و المرأة)

☆ المستدرک علی الصحیحین، کتاب الایمان، و اما حديث سمرة بن جندب، رقم الحديث ۲۱۱، ج۱، ص ۱۳۱، دار الکتب العلمية، بيروت (الطبعة الاولى: ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۰۱م) (ولفظه: انی احرج عليكم...... الخ)

(۲) سنن نسائی، کتاب الاشربة، باب تفسير البتع و المزر، رقم ۵۶۰۳، ج۸، ص ۲۹۹، مکتب المطبوعات الاسلامية، حلب (الطبعة الثانية: ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶م)

☆ مسند ابی يعلى، مسند اسيد بن ظهير، حديث ابی موسیٰ الاشعری، رقم ۷۲۳۹، ج۱۳، ص ۲۱۰، دار المامون للتراث، دمشق (الطبعة الاولى: ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴م)

(۳) شواھد:

شواہد و نظائر بھی اس باب میں اتنے کثیر ہیں کہ ان سب کا احاطہ دشوار ہے۔ بلکہ جو فقیر کے علم میں اس وقت ہیں ان سب کا بھی یہ (یعنی نمبر 3) متحمل نہیں ہوسکتا۔ اس لیے چند پر اکتفا کرتا ہوں۔

(1) صحاح ستہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:
ایک صاحب حاضر ہوئے، عرض کی: میں ہلاک ہوگیا۔ فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' عرض کی: ''میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کرلی ہے۔'' فرمایا: ''ایک غلام آزاد کرسکتا ہے؟'' عرض کی: ''نہیں۔'' فرمایا: ''کیا اِسکی طاقت ہے کہ مسلسل ساٹھ روزے رکھے۔ عرض کی: ''نہیں'' فرمایا: ''کیا اتنی استطاعت ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے'' عرض کی: ''نہیں'' اتنے میں سوا دو من خرمے کسی نے پیش کیے۔ فرمایا: ''انہیں خیرات کردے'' عرض کی: ''کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر؟ مدینہ بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں'' یہ سن کر حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اتنا مسکرائے کہ دندان مبارک ظاہر ہوگئے، فرمایا: ''جا، اپنے گھر والوں کو کھلادے۔''(۱)

---

(۱) الصحیح البخاری، کتاب الصوم، باب اذاجامع فی رمضان ولم یکن......، رقم الحدیث ۱۹۳۶، ج۳، ص ۳۲، دار طوق النجاۃ (الطبعۃ الاولی: ۱۴۲۲ھ)

☆ الصحیح المسلم مع شرح الامام محیی الدین النووی، کتاب الصیام، باب تغلیظ تحریم الجماع فی نہار رمضان......، الرقم المسلسل ۲۵۹۳، ج۳، ص ۵۱۲، مکتبۃ البشری للطباعۃ والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعۃ الاولی: (۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹م)

☆ سنن الترمذی، ابواب الصوم، باب ماجاء فی کفارۃ الفطر فی رمضان، رقم الحدیث ۷۲۴، ج۲، ص ۹۴، دار الغرب الاسلامی، بیروت) (سنۃ النشر ۱۹۹۸م)

☆ سنن ابی داؤد، کتاب الصوم، باب کفارۃ من اتی اہلہ فی رمضان، رقم الحدیث ۲۳۹۰، ج۲، ص ۳۱۳، المکتبۃ العصریۃ، صیدا، بیروت)

☆ سنن ابن ماجۃ، کتاب الصیام، باب ماجاء فی کفارۃ ....، رقم الحدیث ۱۶۷۱، ج۱، ص ۵۳۴، دار احیاء الکتب العربیۃ)

☆ السنن الکبری للنسائی، کتاب الصیام، ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر ابی ہریرۃ فیہ، رقم الحدیث ۳۱۰۴، ج۳، ص ۳۱۳، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت (الطبعۃ الاولی: ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱م) [ما وجدت فی سننہ الصغری)

(2) اسی کے مثل کفارہ ظہار میں بھی وارد ہے: (۱)
ظہار اور روزے کا کفارہ یہ مقرر ہے کہ وہ غلام آزاد کرے، اس کی استطاعت نہ ہوتو دو مہینے میں لگاتار روزے رکھے۔ اس کی طاقت نہ ہوتو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔ (۲)

مگر یہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان قانون سازی ہے کہ ان دونوں

---

(۱) مصنف عبدالرزاق، کتاب الطلاق، باب المواقعۃ للتکفیر، رقم الحدیث ۱۱۵۲۸، ج۶، ص ۴۳۱، المکتب الاسلامی، بیروت (الطبعۃ الثانیۃ: ۱۴۰۳ھ)

☆ المعجم الکبیر للطبرانی، باب السین، سلمۃ بن صخر البیاضی الانصاری، رقم الحدیث ۶۳۲۸، ج۷، ص ۴۲، مکتبۃ ابن تیمیۃ، القاہرۃ)

(۲) چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَ الَّذِیْنَ یُظٰھِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِھِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ذٰلِکُمْ تُوْعَظُوْنَ بِہٖ وَ اللہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ○ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا ذٰلِکَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَ تِلْکَ حُدُوْدُ اللہِ وَ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○

ترجمۂ کنز الایمان مع تفسیر خزائن العرفان: اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں (یعنی ان سے ظہار کریں) پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے (یعنی اس ظہار کو توڑ دینا اور حرمت کو اٹھا دینا) تو ان پر لازم ہے (کفارہ ظہار کا لہٰذا ان پر ضروری ہے) ایک بردہ [یعنی غلام] آزاد کرنا قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں، یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔ پھر جسے بردہ نہ ملے تو (تو اس کا کفارہ) لگاتار دو مہینے کے روزے، قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں پھر جس سے روزے بھی نہ ہوسکیں تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو، اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(ترجمۂ کنز الایمان مع تفسیر خزائن العرفان، پارہ ۲۸، سورۃ المجادلۃ، رکوع ۱/۱، آیت نمبر ۴، ۳، صفحہ ۸۶۵، ۸۶۴، تاج کمپنی لمیٹڈ، ملتقطاً)

صاحبوں کو اس کفارہ سے مستثنیٰ فرمادیا، نہ صرف یہ کہ مستثنیٰ فرمادیا بلکہ انہیں اتنے کثیر خرمے عطا فرمائے۔

(3) امام احمد مسند میں ثقات رجال صحیح مسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص آئے اور اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نماز پڑھوں گا، نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے قبول فرمالیا۔(۱)

کیا صرف قانون داں کی حیثیت ہے کہ وہ اللہ عزوجل کی فرض کی ہوئی تین نمازوں کو معاف کردے؟ یہ صرف قانون ساز کا عہدہ ہے۔

(4) حارث بن اسامہ بن نعمان بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنهما سے اور خود حضرت خزیمہ رضی الله تعالیٰ عنه سے، مصنف ابن ابی شیبہ و تاریخ بخاری و مسند ابو یعلی و ابن خزیمہ اور معجم کبیر طبرانی میں مروی ہے کہ فرمایا:

((مَنْ شَهِدَ لَهُ خُزَيْمَةُ، أَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ فَحَسْبُهُ))(۲)

ترجمہ: ''خزیمہ کسی کے موافق یا مخالف گواہی دیں ان کی تنہا گواہی کافی ہے۔''

(۱) مسند امام احمد بن حنبل، اول مسند البصريين، حديث رجال من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث ۲۰۲۸۷، ج۳۳، ص۴۰۷، مؤسسة الرسالة)(الطبقه الاولى ۱۴۲۱هـ/۲۰۰۱م)
[ولفظه: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ عَلَى أَنَّهُ لَا يُصَلِّي إِلَّا صَلَاتَيْنِ، فَقَبِلَ ذَلِكَ مِنْهُ]

(۲) مسند ابن أبى شيبة، مسند خزيمة بن ثابت، رقم الحديث ۱۹، ج۱، ص۳۷، دار الوطن -الرياض (الطبعة الأولى: 1997م)

☆ مصنف ابن ابى شيبة، كتاب البيوع والاقضية، فى شهادة رجل وحده، رقم الحديث ۲۲۹۳۳، ج۴، ص۵۳۸، مكتبة الرشد، الرياض)(الطبعة الاولى: ۱۴۰۹هـ)[وفيه عن عامر "ان النبى صلى الله عليه وسلم اجاز شهادة خزيمة بن ثابت شهادة رجلين]

حالانکہ قرآن کریم میں ہے:

﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَىْ عَدْلٍ مِنْكُمْ﴾ (القرآن الكريم، پارة ۲۸، الطلاق(۲۵)، آيت ۲)

ترجمہ: ''تم میں سے دو عادل گواہی دیں۔''

مگر آنحضور صلى الله عليه وسلم نے حضرت خزیمہ کی تنہا شہادت کو دو کے برابر فرمادیا، یہ دلیل ہے کہ آنحضور صلى الله عليه وسلم قانون ساز ہیں۔

(5) سونا اور ریشمی کپڑا مردوں کے لیے حرام ہے۔ مگر حضور صلى الله عليه وسلم نے حضرات براء رضی الله تعالیٰ عنه کے لیے سونے کی انگوٹھی (۱)

(پچھلے صفحه كا بقيه)

☆ التاريخ الكبير للبخارى، المحمدون، 238۔مُحمد بْنُ زُرارَة بْن عبد الله بْن خُزيمة بْن ثابتٍ..، رقم الحديث ۲۳۸، ج۱، ص۸۷، دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد الدكن)

☆ مسند ابى يعلى، مسند انس بن مالك ....، قتادة عن انس، رقم الحديث ۲۴۵۳، ج۵، ص۳۲۹، دار المامون للتراث، دمشق(الطبعة الاولى: ۱۴۰۴هـ/۱۹۸۴م) [ولفظه: عن انس.... قالت الاوس... منامن اجيزت شهادته بشهادة رجلين خريمة بن ثابت ...الخ]

☆ المعجم الكبير للطبرانى، باب الخاء، عمارة بن خزيمة بن ثابت عن ابيه، رقم الحديث ۳۷۳۰، ج۴، ص۸۷، مكتبة ابن تيمية، القاهرة)

(۱) مسندامام احمد، اول مسند الكوفيين، حديث براء بن عازب رضى الله عنه، رقم الحديث ۱۸۶۰۲، ج۳۰، ص۵۶۴، مؤسسة الرسالة (الطبعة الاولى: ۱۴۲۱هـ/۲۰۰۱م)[حدَّثنا أبو عبد الرّحمن، حدَّثنا أبو رجاء، حدَّثنا مُحَمَّدُ بْنُ مالكٍ قال: رأيتُ على الْبراءِ خاتمًا منْ ذهبٍ، وكان النَّاسُ يقولُون له: لم تختَّم بالذّهبِ وقدْ نهى عنْهُ النَّبيُّ صلَّى اللهُ عليْهِ وسلَّم، فقال الْبراءُ: بيْنا نحْنُ عنْد رسُولِ اللَّه صلَّى الله عليه وسلَّم وبيْن يديْهِ غنيمةٌ يقْسمُها، سبْيٌ وخُرْثيٌّ قال: فقسمها حتَّى بقي هذا الْخاتمُ، فرفع طرْفهُ فنظر الى أصْحابه ثُمَّ خفض، ثُمَّ رفع طرْفهُ فنظر إليْهمْ، ثُمَّ خفض، ثُمَّ رفع طرْفهُ فنظر إليْهمْ، ثُمَّ قال: أيْ براءُ فجئْتُه حتَّى قعدْتُ بيْن يديْه، فأخذ الْخاتم فقبض على كُرْسُوعي ثُمَّ قال: خُذ الْبسْ ما كساك اللهُ ورسُولُهُ، قال: وكان الْبراءُ يقُولُ كيْف تأْمُرُوني أنْ أضع ما قال رسُولُ الله صلَّى اللهُ عليْه وسلَّم: الْبسْ ما كساك اللهُ ورسُولُهُ"]

اورحضرات سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کسریٰ کے زریں کنگن(۱)

اورحضرت عبدالرحمٰن بن عوف وزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لیے خارش کے وقت ریشمی لباس حلال فرمایا(۲)

(6) حکام کے لیے تحفہ قبول کرنا جائز نہیں،مگرحضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے حلال فرمایا(۳)

(7) حدیث مبارکہ میں ہے:

---

(۱) دلائل النبوة للبيهقى،جماع ابواب اخبار النبى صلى الله عليه وسلم بالكوائن بعده..........،باب قول الله عزوجل(وعدالله الذين امنوا......الآية، ج٦،ص ٣٢٥،دارالكتب العلمية،بيروت)(الطبعة الاولى:١٤٠٥هـ)[ولفظه:عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُتِيَ بِفَرْوَةِ كِسْرَى فَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَفِي الْقَوْمِ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ :فَأَلْقَى إِلَيْهِ سِوَارَىْ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ فَجَعَلَهُمَا فِي يَدَيْهِ فَبَلَغَا مَنْكِبَيْهِ فَلَمَّا رَآهُمَا فِي يَدَىْ سُرَاقَةَ قَالَ :الْحَمْدُ لِلّٰهِ سِوَارَىْ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ فِي يَدِ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ أَعْرَابِيٌّ مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.
قَالَ الشَّافِعِيُّ -رَحِمَهُ اللّٰهُ :وَإِنَّمَا أَلْبَسَهُمَا سُرَاقَةَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسُرَاقَةَ .وَنَظَرَ إِلَى ذِرَاعَيْهِ :كَأَنِّي بِكَ قَدْ لَبِسْتَ سِوَارَىْ كسرى.]

(۲) الصحيح البخارى، كتاب اللباس،باب ما يرخص للرجال من الحرير للحكة، رقم الحديث ٥٨٣٩، ج٧،ص ١٥١،دارطوق النجاة) (الطبعة الاولى:١٤٢٢هـ)[ولفظه:عَنْ أَنَسٍ، قَالَ :رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي لُبْسِ الحَرِيرِ، لِحِكَّةٍ بِهِمَا]

(۳) الاصابة فى تمييز الصحابة، حرف الميم، تتمة حرم الميم،ذكر من اسمه معاذ،[٨٠٥٥]معاذ بن جبل، ج٦،ص ١٠٨،دارالكتب العلمية،بيروت)(الطبعة الاولى،:١٤١٥هـ) [قال فيه"ذكر سيف فى الفتوح بسند له عن عبيد بن صخر،قال:قال النبى صلى الله عليه وسلم لمعاذ حين بعثه الى اليمن((انى قد عرضت بلاءك فى الدين والذى قد ركبك فى الدين وقد طيبت لك الهدية، فان اهدى لك شيئى فاقبل))]

((قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ، فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَةِ، مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا،))(۱)

ترجمہ: ''میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کردی، روپیوں کی زکوٰۃ دو، ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے۔''

(8) صحیحین اور مسند امام احمد اور شرح معانی الآثار میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا:

((اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا))(۲)

ترجمہ: اے اللہ! ابراہیم نے مکہ کو حرم کردیا اور میں ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان کو حرم بناتا ہوں۔'' (یعنی مدینہ طیبہ کو)

---

(۱) سنن ابى داؤد، كتاب الزكوة،باب فى زكوة السائمة،رقم الحديث ١٥٧٤،ج٢،ص ١٠١،المكتبة العصرية،صيدا،بيروت)

☆ سنن ترمذى، كتاب الزكوة،باب ماجاء فى زكوة الذهب والورق،رقم الحديث، ٦٢٠، ج٢،ص ٩،دار الغرب الاسلامى،بيروت)(الطبعة:١٩٩٨م)

☆ مسند امام احمد،مسند الخلفاء الراشدين،مسند على بن ابى طالب كرم الله تعالى وجهه، رقم الحديث ٧١١،ج٢،ص ١١٨، مؤسسة الرسالة)(الطبعة الاولى:١٤٢١هـ/٢٠٠١م)

(۲) صحيح البخارى، كتاب احاديث الانبياء،باب حدثنا اسحاق بن ابراهيم......،رقم الحديث ٣٣٦٧،ج٤، ص١٤٦، دارطوق النجاة)(الطبعة الاولى:١٤٢٢هـ)

☆ الصحيح المسلم مع شرح الامام محيى الدين النووى، كتاب الحج،باب فضل المدينة ودعاء النبى صلى الله عليه وسلم .....،الرقم المسلسل عن انس:٣٣٢٠،ج٤،ص ٢٩٤،مكتبة البشرى للطباعة والنشر والتوزيع،كراچى،الطبعة الاولى:١٤٣٠هـ/٢٠٠٩م)

☆ مسند امام احمد،مسند المكثرين من الصحابة،مسند انس بن مالك رضى الله عنه،رقم الحديث ١٢٥١٠، ج١٩،ص ٤٩١، مؤسسة الرسالة)(الطبعة الاولى:١٤٢١هـ/٢٠٠١م)

☆ شرح معانى الآثار، كتاب الصيد والذبائح،باب صيد المدينة،رقم الحديث ٦٣١٣،ج٤،ص١٩٣، عالم الكتب(الطبعة الاولى ١٤١٤ه/١٩٩٤م)

(9) حجۃ الوداع کا موقع ہے، حرم مکہ کے احکام بیان فرما رہے ہیں، ارشاد ہوا: اس کا میدان نہ صاف کیا جائے یعنی گھاس نہ چھیلی جائے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: ((إِلَّا الإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوتِهِمْ))(۱)

ترجمہ: ''سوائے اذخر کے یارسول اللہ! اس لیے کہ یہ ان کی بھٹی کے لیے ہے اور ان کے گھروں کے لیے ہے۔'' فوراً! بلا تاخیر اس کا استثنا فرما دیا۔

(10) حجۃ الوداع کا موقع ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم حج کی فرضیت بیان فرما رہے ہیں کہ اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے عرض کیا: ''الْعَامَنَا هٰذَا أَمْ لِلْأَبَدِ؟'' ''کیا اسی سال کے لیے یا ہمیشہ کے لیے؟ فرمایا: ''اسی سال کے لیے، اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال کے لیے واجب ہو جائے۔''(۲)

---

(۱) الصحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الاذخر والحشیش فی القبر، رقم الحدیث ۱۳۴۹، ج۲، ص ۹۲، دار طوق النجاۃ (الطبعۃ الاولیٰ: ۱۴۲۲ھ)

☆ الصحیح المسلم مع شرح الامام محیی الدین النووی، کتاب الحج، باب تحریم مکۃ وصیدھا.....، الرقم المسلسل ۳۳۰۰، ج۴، ص ۲۸۲، مکتبۃ البشری للطباعۃ والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعۃ الاولیٰ: ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹م

(۲) مشکوۃ المصابیح، کتاب المناسک، الفصل الثانی، رقم الحدیث ۲۵۲۰، ج۲، ص ۷۷۴، المکتب الاسلامی، بیروت (الطبقہ الاولیٰ ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴م)

☆ مسند امام احمد، ومن مسند بنی ھاشم، مسند عبداللّٰہ بن عباس، رقم الحدیث ۲۳۰۴، ج۴، ص ۱۵۱، مؤسسۃ الرسالۃ (الطبعۃ الاولیٰ: ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱م) [وفی کلیھما: "فقال: افی کل عام یارسول اللّٰہ؟]

☆ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، کتاب الحج، فصل کیفیۃ فرض الحج، ج۲، ص ۱۱۹، دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ الثانیۃ: 1406ھ/1986م

☆ تیسیر التحریر، ج۱، ص ۳۵۴ (دار الفکر، بیروت)

ان شواہد کو دیکھئے کیا یہ سب پکار پکار کر نہیں بتا رہے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم قانون ساز ہیں۔ صرف قانون داں نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ احناف کے نزدیک حدیث سے قرآن مجید کا نسخ جائز ہے۔

مرقات میں ہے:

''قَدْ ثَبَتَ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّ الْحَدِيْثَ يَكُوْنُ نَاسِخاً لِلْكِتَابِ''

ترجمہ: ''حنفیہ کے نزدیک ثابت ہے کہ حدیث کتاب اللہ کی ناسخ ہو سکتی ہے۔''

اور یہ حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ ارشاد فرمایا:

''كَلَامِي يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضاً كَنَسْخِ الْقُرْآنِ''(۱)

ترجمہ: ''میرا کلام بعض بعض کو منسوخ فرما دیتا ہے جیسے قرآن کو منسوخ کرتا ہے۔''

(۴) اُمت کا عقیدہ:

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم قانون ساز ہیں۔ اس بارے میں اُمت کا عقیدہ عہدِ صحابہ سے لے کر یہی رہا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم قانون ساز ہیں، صرف قانون داں نہیں۔

(۱) سنن ابی داؤد، ابن ماجہ و مسند امام طحاوی و معجم طبرانی و بیہقی وغیرہ میں حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

((جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثًا، وَلَوْ مَضَى

---

(۱) سنن الدارقطنی، کتاب النوادر، رقم ۴۲۷۸، ج۵، ص ۲۵۵، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت (الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۴م) [ولفظہ: "ان احادیثنا ینسخ بعضھا بعضا کنسخ القرآن]

السَّائِلُ عَلَى مَسْأَلَتِهِ، لَجَعَلَهَا خَمْسًا))(۱)

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے موزوں پر مسح کی مدت تین دن مقرر فرمائی اگر مانگنے والا مانگے جاتا تو ضرور پانچ دن کر دیتے۔''

(۲) بخاری میں زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے:

((فَوَجَدْتُهَا مَعَ خُزَيْمَةَ الَّذِىْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ بِشَهَادَتَيْنِ))(۲)

ترجمہ: ''میں نے یہ آیت خزیمہ کے پاس پائی، جن کی شہادت رسول صلی اللہ علیہ

(۱) سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب التوقيت فی المسح، رقم الحديث ۱۵۷، ج ۱، ص ۴۰، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت) [فيه: "عن خزيمه بن ثابت عن النبی صلی الله علیه وسلم ((الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ))قال ابو داؤد رواه منصور بن المعتمر عن ابراهيم التيمی باسناده، قال فيه"ولو استزدناه لزادنا"]

☆ سنن ابن ماجة، كتاب الطهارة وسننها، باب ماجاء فی التوقيت فی المسح......، رقم الحديث ۵۵۳، ج ۱، ص ۸۴، داراحياء الكتب العربية)

☆ المعجم الكبير للطبرانی، باب الخاء، ابو عبدالله الجدلی عن خزيمة، رقم الحديث ۳۷۴۹، ج ۴، ص ۹۵،۹۲، مكتبة ابن تيمية، القاهرة، الطبعة الثانية)

☆ السنن الكبرىٰ للبيهقی، كتاب الطهارة، باب ماورد فی ترک التوقيت، رقم الحديث ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ج ۱، ص ۴۱۷، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان)(الطبعة الثالثة: ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳م)

☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، كتاب الطهارة، باب المسح علی الخفين كم وقته للمقيم.....، رقم الحديث ۵۰۴، ۵۰۶، ج ۱، ص ۸۱، عالم الكتب)(الطبعة الاولی: ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴م)

(۲) الصحيح البخاری، كتاب الجهاد والسير، باب قول الله تعالیٰ(من المؤمنين رجال ——صدقوا) الآية، رقم الحديث ۲۸۰۷، ج ۴، ص ۱۹، دارطوق النجاة)(الطبعة الاولی: ۱۴۲۲ھ)[ولفظه:"فلم اجدها الا مع خزيمة......شهادته شهادة رجلين"]

وسلم نے دو گواہوں کے برابر فرمائی۔''

(۳) حرم مدینہ کے سلسلے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

((وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْضَدَ شَجَرُهَا أَوْ يُخْبَطَ، أَوْ يُؤْخَذَ طَيْرُهَا))(۱)

ترجمہ: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مدینے کے درخت کاٹے جائیں یا پتے جھاڑے جائیں یا چڑیا پکڑی جائے۔''

ان کے علاوہ خود یہی حضرت ابو ہریرہ، انس بن مالک، سعد بن ابی وقاص، زید بن ثابت، ابوسعید خدری، عبدالرحمٰن بن عوف، صعب بن جثامہ، رافع بن خدیج، حبیب الھذلی اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا:

''حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْ

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

☆ اسنی المطالب فی احاديث مختلفة المراتب، حرف الشين، رقم ۷۹۱، ج ۱، ص ۱۶۶، دارالكتب العلمية، بيروت) (الطبعة الاولی ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷م) [قال فيه:"وفی صحيح البخاری قال زيد بن ثابت: فوجدتها مع..........الخ"](بلفظه)

☆ المقاصد الحسنة، الباب الاول، حرف الشين المعجمة، رقم الحديث ۶۰۲، ج ۱، ص ۴۰۹، دارالكتاب العربی، بيروت)(الطبعة الاولی: ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵م) [ولفظه:"وفی البخاری من حديث زيد بن ثابت قال فوجدتها مع خزيمة الذی جعل النبی صلی الله عليه وسلم شهادته بشهادتين"]

(۱) شرح معانی الآثار، كتاب الصيد والذبائح والاضاحی، باب صيد المدينة، رقم الحديث ۶۳۲۱، ج ۴، ص ۱۹۳، عالم الكتب)(الطبعة الاولی: ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴م)

الْمَدِینَة[۱] وَلَابَتَیْهَا[۲] شَجَرُهَا أَنْ یُعْضَدَ أَوْ یُخْبَطَ[۳] حَرَّمَ صَیْدَهَا[۴] حَرَّمَ الْبَقِیعَ[۵] بِأُخْتِلَافِ الْأَلْفَاظِ بَعْضُهُمْ بَعْضاً''

ترجمہ: ''مدینہ کے دونوں پہاڑیوں کے مابین حرم بنایا، اس کے درخت کا ٹنا یا پتے کا جھاڑنا حرام فرمایا، اس کا شکار حرام فرمایا بقیع کو حرم بنایا۔''

---

[۱] (الصحیح المسلم مع شرح الامام محیی الدین النووی، کتاب الحج، باب فضل المدینة ودعاء النبی صلی الله علیه وسلم......، الرقم المسلسل ۳۳۳۱، ج۴، ص۳۰۳، مکتبة البشری للطباعة والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعة الاولی: ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹م)(عن ابی هریرة)

[۲] (الصحیح المسلم مع شرح الامام محیی الدین النووی، کتاب الحج، باب فضل المدینة ودعاء النبی صلی الله علیه وسلم ......، الرقم المسلسل ۳۳۱۳، ج۴، ص۲۹۴، مکتبة البشری للطباعة والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعة الاولی: ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹م)(عن رافع بن خدیج بلفظ: وانی احرم ما بین لابتیها)

[۳] کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، باب فی فضائل الامکنة، المدینة المنورة، رقم الحدیث ۳۸۱۵۳، ج۱۴، ص۱۳۴، مؤسسة الرسالة (الطبعة الخامسة: ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱م)(عن حبیب الهذلی)

[۴] (مسند امام احمد، اول مسند البصریین، مسند الانصار، حدیث زید بن ثابت عن النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث ۲۱۶۶۳، ج۳۵، ص۵۱۷، مؤسسة الرسالة(۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱م)(عن زید بن ثابت)

[۵] (شرح معنی الآثار، کتاب السیر، باب احیاء الارض المیتة، رقم الحدیث ۵۳۱۲، ج۳، ص۲۶۹، عالم الکتب(الطبعة الاولی: ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴م)(عن صعب بن جثامة)

(۱) دس صحابہ کرام سے مروی روایات کے حوالہ جات

(1) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

(مسند امام احمد، مسند المکثرین من الصحابة، مسند ابی هریرة، رقم الحدیث

یہ دس صحابہ کرم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین(۱) کے ارشادات میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

۷۷۵۴، ج۱۳، ۱۷۶، مؤسسة الرسالة)(الطبعة الاولی: ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱م)

(2) انس بن مالک رضی اللہ عنہ

(مسند امام احمد، مسند المکثرین من الصحابة، مسند انس مالک، رقم الحدیث ۱۳۰۶۳، ج۲۰، ص۳۵۴، مؤسسة الرسالة)(الطبعة الاولی: ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱م)

(3) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

(سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب فی تحریم المدینة، رقم الحدیث ۲۰۳۷، ج۲، ص۲۱۷، المکتبة العصریة، صیدا، بیروت)

(4) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

(المعجم الکبیر للطبرانی، باب الزای، شرجیل بن سعد ابو سعد عن زید بن ثابت، رقم الحدیث ۴۹۱۲، ج۵، ص۱۵۱ مکتبة ابن تیمیة، القاهرة) (الطبعة الثانیة)

(5) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

(مسند امام احمد، مسند المکثرین من الصحابة، مسند ابی سعید الخدری، رقم الحدیث ۱۱۱۷۷، ج۱۷، ص۲۷۰، موسسة الرسالة)(الطبعة الاولی: ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱م)

(6) عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

(السنن الکبری للبیهقی، کتاب الحج، باب ما جاء فی حرم المدینة، رقم الحدیث ۹۹۶۹، ج۵، ص۳۲۵، دارالکتب العلمیة، بیروت)(الطبعة الثالثة: ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳م)

(7) صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ

(شرح معانی الآثار، کتاب السیر، باب احیاء الارض المیتة، رقم الحدیث ۵۳۱۲، ج۳، ص۲۶۹، عالم الکتب)(الطبعة الاولی: ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴م)

علیہ وسلم نے مدینہ کو حرم بنایا اس کے درخت کاٹنا، پتے جھاڑنا، اس کی چڑیا پکڑنا حرام فرمایا۔ حرام کرنے کی اسناد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنی اس کی دلیل ہے کہ ان سب کا

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

(8) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

(الصحیح المسلم مع شرح الامام محیی الدین النووی، کتاب الحج، باب فضل المدینة ودعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ......، الرقم المسلسل ٣٣١٣، ج٤، ص ٢٩٤، مکتبة البشری للطباعة والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعة الاولی: ١٤٣٠ھ/٢٠٠٩م)

(9) حبیب الهذلی رضی اللہ عنہ

کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، باب فی فضائل الامکنة، المدینة المنورة، رقم الحدیث ٣٨١٥٣، ج١٤، ص ١٣٤، مؤسسة الرسالة (الطبعة الخامسة: ١٤٠١ھ/١٩٨١م)

(10) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

(سنن ترمذی، ابواب الاطعمة، باب ماجاء فی کراهية......، رقم الحدیث ١٤٧٨، ج٣، ص ١٢٥، دار الغرب الاسلامی، بیروت) (سنة النشر ١٩٩٨م)

(مسند امام احمد، مسند المکثرین من الصحابة، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث ١٤٤٦٣، ج٢٢، ص ٣٥٤، مؤسسة الرسالة (الطبعة الاولی: ١٤٢١ھ/٢٠٠١م)

نوٹ: سطور بالا میں جن صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اسمائے گرامی مذکور ہوئے ان کے علاوہ بھی بہت سے صحابہ کرام سے ایسی روایات مروی ہیں جن میں تحریم کی نسبت قانون دان وقانون ساز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارك وسلم کی جانب کی گئی ہے۔ سرِ دست چند روایات پیشِ خدمت ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا:

"حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتْعَةَ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔"

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز متعۂ نساء کو حرام فرمادیا۔"

(مستخرج ابی عوانة، کتاب الحج، باب بیان الرد علی ابن عباس فی ....، رقم ٤٠٧٤، ج٣، ص٢٧، دار المعرفة بیروت، الطبعة الأولی: 1419ھ/1998م)

عقیدہ یہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا اختیار تھا کہ جس چیز کو چاہیں حلال فرمادیں، جسے چاہیں حرام فرمادیں۔ اسناد میں اصل حقیقی ہے جب تک کوئی قرینہ صارفہ نہ ہو، جو یہاں منتفی ہے تو ثابت ہوگیا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا عقیدہ یہی تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قانون ساز ہیں۔

(٤) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

"نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ"(١)

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔"

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ۔

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھڑے کی شراب کو حرام فرمادیا۔"

(الصحیح المسلم، کتاب الاشربة، باب النهی عن الانتباذ فی المزفت والدباء.....، الرقم المسلسل ٥١٨٢)

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ۔

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھریلو گدھے کا گوشت حرام فرمادیا۔"

(الصحیح البخاری، کِتَابُ الذَّبَائِحِ، بَاب: لُحُومُ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ، رقم الحدیث ٥٥٢٧)

(الصحیح المسلم، کِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ، بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ، الرقم المسلسل ٥٠٠٢)

(عن سلیمان بن ابی عبداللہ) مسند امام احمد رقم ١٤٦٠) (عن صفية) مسند احمد، رقم ٢٦٨٦٥، ٢٦٨٦٢)

(١) (الصحیح البخاری، کتاب اللباس، باب خواتیم الذهب، رقم الحدیث ٥٨٦٣، ج٧، ص ١٥٥، دار طوق النجاة) (الطبعة الاولی: ١٤٢٢ھ) (بلفظ "نهانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن سبع، نهانا عن خاتم الذهب)

(۵) حضرت جھیش بن اویس نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر ایک قصیدہ مدحیہ عرض کیا، جس میں ہے:

شَرَعْتَ لَنَا دِيْنَ الْحَنَفِيَّةِ بَعْدَ مَا
عَبَدْنَا كَأَمْثَالِ الْحَمِيْرِ طَوَاغِيَا(۱)

ترجمہ: ''ہمارے دین حنفیہ کی آپ نے تشریح فرمائی اس کے بعد کہ ہم گدھوں کی طرح بتوں کو پوجتے تھے۔''

(۶) امام قدوری فرماتے ہیں:

''سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُسْلَ لِلْجُمُعَةِ وَالْعِيْدَيْنِ وَالْأَحْرَامِ وَعَرَفَةَ''(۲)

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسنون فرمایا غسل جمعہ اور عیدین اور احرام اور عرفہ کے دن کا''

سَنَّ کی اسناد حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنی اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا عقیدہ تھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم قانون ساز ہیں۔

(۷) امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ میزان الشریعۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں:

''كَانَ الْحَقُّ تَعَالٰى جَعَلَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْرَعَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ مَا شَاءَ''(۳)

(۱) شرح الزرقانی علی المواهب اللدنية، تابع كتاب المغازى، الفصل العاشر فى ذكر من وفد ......الوفد الخامس والثلاثون، وفد النخع، ج۵،ص۲۳۵، ۲۳۴، دارالكتب العلمية،بيروت)(الطبعة الاولى: ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶م)

(۲) المختصر القدورى، كتاب الطهارة، ص ۱۲، ضياء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی)

(۳) ميزان الشريعة الكبرىٰ، فصل فى بيان جملة من الامثلة المحسوسة...، ج ۱،ص ۶۰، دارالكتب العلمية، بيروت)

ترجمہ: ''اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اختیار دے رکھا تھا کہ اپنی طرف سے جو چاہیں مشروع فرما دیں۔''

(۸) امام احمد خطیب قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں:

''مِنْ خَصَائِصِهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَخُصُّ مَنْ شَاءَ مِنَ الْأَحْكَامِ''(۱)

ترجمہ: ''سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ شریعت کے احکام میں جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں مستثنیٰ فرما دیں۔''

(۹) علامہ زرقانی نے اس کی شرح میں اضافہ فرمایا:

''مِنَ الْأَحْكَامِ وَغَيْرِهَا''(۲)

ترجمہ: ''احکام کی تخصیص نہیں جس چیز سے چاہیں جسے چاہیں خاص فرما دیں۔''

(۱۰) علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ نے خصائص کبریٰ میں اس مضمون کا ایک باب منعقد فرمایا:

''بَاب: أُخْتِصَاصُهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ يَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْأَحْكَامِ''(۳)

(۱) (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية،المقصد الرابع،الفصل الثانى،خصائص النبى صلى الله عليه وسلم من الفضائل والكرامات، ومن خصائصه صلى الله عليه وسلم انه كان.......... ،ج۲،ص ۳۸۷، المكتبة التوقيفيه، القاهره مصر)

(۲) (شرح الزرقانى على المواهب اللدنية،تابع المقصد الرابع فى معجزاته صلى الله عليه وسلم، تكثير الطعام القليل ببركته......،ج۷،ص۴۷،دارالكتب العلميه، بيروت[الطبقه الاولى ۱۴۱۷/ ۱۹۹۶م]

(۳) (الخصائص الكبرىٰ، قسم الكرامات، فائدة، ج۲،ص ۴۵۹،دارالكتب العلمية،بيروت)

ترجمہ: ''اس کا بیان کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس منصب کے ساتھ خاص ہیں کہ جسے چاہیں، جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں۔''

(۱۱) علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

''قَدِ اشْتَهَرَ اُطْلَاقُهُ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ شَرَعَ الدِّيْنَ وَالْأَحْكَامَ''(۱)

ترجمہ: ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شارع کہنا مشہور ہے اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اور احکام کی تشریح فرمائی۔''

(۱۲) قصیدہ بردہ شریف میں ہے:

نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَا أَحَدٌ
اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ ''لَا'' مِنْهُ وَلَا ''نَعَمْ'' (۲)

ترجمہ: ''ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آمر اور ناہی ہیں جبکہ ''ہاں'' اور ''نہیں'' کہنے میں ان سے زیادہ کوئی سچا نہیں۔''

(۱۳) علامہ شہاب خفاجی اس شعر کی شرح میں فرماتے ہیں:

''مَعْنَى ''نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ الخ'' أَنَّهُ لَا حَاكِمَ سِوَاهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَاكِمٌ غَيْرُ مَحْكُومٍ''(۳)

---

(۱) شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیة، تابع کتاب المغازی، الفصل الاول فیما ذکر اسمائه الشریفة......، ج۴، ص۱۹۶، دارالکتب العلمیة، بیروت) (الطبعة الاولی: ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶م)

(۲) قصیدة البردة، الفصل الثالث فی مدح رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم، بیت ۳۵، ص۱۰، مکتبة الاحباب، دارالعلوم المحمدیة الغوثیة، داتا نگر بادامی باغ، لاهور)

(۳) نسیم الریاض فی شرح الشفا، القسم الأول فی تعظیم العلی الأعلی....، الباب الثانی فی تکمیل الله تعالی ....، الفصل الثالث عشر: واما الجود والکرم، ج۲، ص۳۵، مرکز اهلسنت برکات رضا، گجرات، هند)

ترجمہ: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آمر و ناہی ہونے کے معنی یہ ہیں حضور حاکم ہیں، حضور کے سوا عالم میں کوئی حاکم نہیں، وہ کسی کے محکوم نہیں۔''

اور آج اس بارے میں اُمت کا کیا عقیدہ ہے یہ معلوم کرنا ہو تو ترجمان ملت مجدد وقت اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا رسالہ مبارکہ منیة اللبیب(۱) اور الامن و العلی(۲) کا مطالعہ کریں۔

---

(۱) مُنِيَةُ اللَّبِيْبِ اَنَّ التَّشْرِيْعَ بِيَدِ الْحَبِيْبِ (۱۳۱۱ھ) [عقلمند کا مقصد کہ بے شک احکام شرع حبیب اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اختیار میں ہیں]
احکام تشریعیہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مجاز و مختار ہونے کے بیان پر مشتمل یہ رسالہ فتاوی رضویہ (مخرجہ) مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور کی جلد ۳۰ کے صفحہ ۵۰۰ تا ۵۲۶ پر موجود ہے۔
[**نوٹ**: یہ ''اَلْاَمْنُ وَالْعُلٰى لِنَاعِتِي الْمُصْطَفٰى بِدَافِعِ الْبَلَاءِ'' کا ضمنی رسالہ ہے۔]
(فہرست رسائل فتاوی رضویہ، صفحہ ۱۸۶، والضحی پبلی کیشنز، لاہور)

(۲) اَلْاَمْنُ وَالْعُلٰى لِنَاعِتِي الْمُصْطَفٰى بِدَافِعِ الْبَلَاءِ (۱۳۱۱ھ) [کلمہ ''دافع البلاء'' کے ذریعے مصطفیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی نعت بیان کرنے والوں کے لئے امن اور بلندی]
اس رسالہ کا تاریخی لقب ''اِكْمَالُ الطَّامَّةِ عَلٰى شَرْكٍ سُوِّيَ بِالْاُمُوْرِ الْعَامَّةِ (۱۳۱۱ھ)'' ہے۔ اور سیدنا ومرشدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمة الرحمان نے اس رسالہ مبارکہ میں ۶۰ آیات طیبہ اور ۳۰۰ احادیث مبارکہ ذکر فرما کے حضور اکرم مالک عرب وعجم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کا باذن اللہ مشکل کشا، حاجت روا اور دافع البلاء ہونا ثابت فرمایا ہے۔
یہ رسالہ فتاوی رضویہ (مخرجہ) مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور کی جلد ۳۰ کے صفحہ ۳۵۹ تا ۲۳۵ پر مطبوع ہے۔
(فہرست رسائل فتاوی رضویہ، صفحہ ۹۱، ۹۰، والضحی پبلی کیشنز، لاہور [ملخصاً])

المصادر والمراجع

• کتاب الٰہی

١_القرآن الكريم

تفسیر و ترجمۃ القرآن

٢_كنز الايمان فى ترجمة القرآن، ،شيخ الاسلام والمسلمين الشاه امام احمد رضا خان عليه رحمة الرحمن (المتوفى:1324هـ/1940م)

٣_تفسير خزائن العرفان،سيد محمد نعيم الدين مراد آبادى(المتوفى: 19ذو الحجة الحرام 1367هـ)،تاج كمپنى لميٹڈ

کتب احادیث

٤_مشكوة المصابيح،ولى الدين أبى عبد الله محمد بن عبد الله الخطيب العمرى التبريزى (المتوفى: 741هـ)،التحقيق:محمد ناصر الدين الألبانى،المكتب الإسلامى - بيروت، الطبعة الثالثة، 1985

٥_الصحيح البخارى،لأبى عبدالله محمد بن إسماعيل البخارى الجعفى (المتوفى:256هـ)، المحقق :محمد زهير بن ناصر الناصر دارطوق النجاة،الطبعة الاولى: ١٤٢٢هـ

٦_الصحيح المسلم مع شرح الامام محيى الدين النووى، أبى الحسن مسلم بن الحجاج القشيرى النيسابورى (المتوفى: 261هـ)،مكتبة البشرى للطباعة والنشر والتوزيع، كراچى،الطبعة الاولى: ١٤٣٠هـ/٢٠٠٩م

٧_سنن الترمذى،لأبى عيسى محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذى (المتوفى 279هـ)،التحقيق :بشار عواد معروف،دار الغرب الإسلامى،بيروت،سنة النشر 1998م

٨_سنن أبى داود،لأبى داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدى السِّجِسْتانى (المتوفى: 275هـ)،التحقيق:محمد محيى الدين عبد الحميد،المكتبة العصرية، صيدا -بيروت

٩_سنن نسائى،أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن على الخراسانى، النسائى (المتوفى: 303هـ)تحقيق:عبد الفتاح أبو غدة،مكتب المطبوعات الاسلامية، حلب،الطبعة الثانية:١٤٠٦هـ/١٩٨٦م

١٠_سنن ابن ماجه،لابن ماجة أبى عبد الله محمد بن يزيد القزوينى،(المتوفى 273هـ)، التحقيق :محمد فؤاد عبد الباقى،دار إحياء الكتب العربية -فيصل عيسى البابى الحلبى

١١_سنن الدارمى،لأبى محمد عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل بن بَهرام بن عبد الصمد الدارمى، التميمى السمرقندى (المتوفى: 255هـ)،التحقيق:حسين سليم أسد الدارانى،دار المغنى للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية،الطبعة :الأولى، 1412 هـ/ 2000م

١٢_سنن الدارقطنى،أبو الحسن على بن عمر بن أحمد بن مهدى بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادى الدارقطنى (المتوفى: 385هـ)،حققه وضبط نصه وعلق عليه :شعيب الارنؤوط، حسن عبد المنعم شلبى، عبد اللطيف حرز الله، أحمد برهوم،مؤسسة الرسالة،بيروت،الطبعة الاولى ١٤٢٤هـ/٢٠٠٤

١٣_مؤطا امام مالك،مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحى المدنى (المتوفى: 179هـ)، مكتبة البشرى للطباعة والنشر والتوزيع،كراچى،الطبعة الاولى: ١٤٣٢هـ/٢٠١١م

١٤_المعجم الكبير للطبرانى،لأبى القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمى الشامى الطبرانى (المتوفى: 360هـ)، التحقيق: حمدى بن عبد المجيد السلفى،مكتبة

ابن تيمية -القاهرة،الطبعة :الثانية
١٥ـكنز العمال فى سنن الأقوال والأفعال ،لعلاء الدين على بن حسام الدين ابن قاضى خان القادرى الشاذلى الهندى البرهانفورى ثم المدنى فالمكى الشهير بالمتقى الهندى (المتوفى:975هـ)،التحقيق:بكرى حيانى -صفوة السقا، ،مؤسسة الرسالة،الطبعة : الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م
١٦ـمصنف عبدالرزاق،أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميرى اليمانى الصنعانى (المتوفى: 211هـ)،المحقق :حبيب الرحمن الأعظمى،المكتب الاسلامى،بيروت، الطبعة الثانية:١٤٠٣هـ
١٧ـشرح معانى الآثار،أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدى الحجرى المصرى المعروف بالطحاوى (المتوفى: 321هـ)،حققه وقدم له: (محمد زهرى النجار -محمد سيد جاد الحق) من علماء الأزهر الشريف، عالم الكتب،الطبعةالاولى:١٤١٤هـ/١٩٩٤م
١٨ـمستخرج أبى عوانة،أبو عوانة يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم النيسابورى الإسفراينى (المتوفى: 316هـ)،تحقيق :أيمن بن عارف الدمشقى،دار المعرفة،بيروت،الطبعة الأولى:1419هـ/1998م
١٩ـشعب الايمان،أحمد بن الحسين بن على بن موسى الخُسْرَوْجِردى الخراسانى، أبو بكر البيهقى (المتوفى 458 :هـ)،حققه وراجع نصوصه وخرج أحاديثه:الدكتور عبد العلى عبد الحميد حامد ،أشرف على تحقيقه وتخريج أحاديثه:مختار أحمد الندوى، صاحب الدار السلفية ببومباى،الهند،مكتبة الرشد للنشر والتوزيع،الرياض(الطبعة الاولى:١٤٢٣هـ/٢٠٠٣م
٢٠ـالمستدرک على الصحيحين،أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد بن

حمدويه بن نُعيم بن الحكم الضبى الطهمانى النيسابورى المعروف بابن البيع (المتوفى : 405هـ)،تحقيق:مصطفى عبد القادر عطا،دارالكتب العلمية،بيروت (الطبعة الاولى: ١٤١١هـ/١٩٩٠م
٢١ـمسند ابى يعلى،أبو يعلى أحمد بن على بن المُثنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمى، الموصلى (المتوفى 307 :هـ)،المحقق:حسين سليم أسد،دارالمامون للتراث،دمشق،الطبعة الاولى:١٤٠٤هـ/١٩٨٤م
٢٢ـالجامع الصغير للسيوطى،جلال الدين عبد الرحمن بن أبى بكر السيوطى (المتوفى: 911هـ)،دار الكتب العلمية،بيروت،لبنان
٢٣ـمجمع الزوائد ومنبع الفوائد،أبو الحسن نور الدين على بن أبى بكر بن سليمان الهيثمى (المتوفى: 807هـ)،المحقق:حسام الدين القدس،مكتبة القدسى،القاهرة،عام النشر: ١٤١٤هـ/١٩٩٤م
٢٤ـالسنن الكبرىٰ للنسائى،أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن على الخراسانى، النسائى (المتوفى 303 :هـ)تحقيق:حسن عبد المنعم شلبى،مؤسسة الرسالة، بيروت،الطبعة الاولى: ١٤٢١هـ/٢٠٠١م
٢٥ـالسنن الكبرىٰ للبيهقى،أحمد بن الحسين بن على بن موسى الخُسْرَوْجِردى الخراسانى، أبو بكر البيهقى (المتوفى 458 :هـ)،المحقق:محمد عبد القادر عطا،دارالكتب العلمية،بيروت،الطبعة الثالثة: ١٤٢٤هـ/٢٠٠٣م
٢٦ـمسند امام احمد،أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيبانى (المتوفى 241 :هـ)،المحقق:شعيب الأرنؤوط -عادل مرشد، وآخرون،إشراف:د عبد الله بن عبد المحسن التركى،مؤسسة الرسالة،الطبعة الاولى: ١٤٢١هـ/٢٠٠١م
٢٧ـجامع الاحاديث(ويشتمل على جمع الجوامع للسيوطى والجامع الأزهر وكنوز

الحقائق للمناوی، والفتح الکبیر للنبهانی)،لجلال الدین عبد الرحمن بن أبی بکر السیوطی (المتوفی: 911هـ)،ضبط نصوصه وخرج أحادیثه :فریق من الباحثین بإشراف د علی جمعة (مفتی الدیار المصریة)، المکتبة الشاملة

۲۸ _مسند ابن أبی شیبة،أبو بکر بن أبی شیبة، عبد الله بن محمد بن إبراهیم بن عثمان بن خواستی العبسی (المتوفی: 235هـ)،المحقق :عادل بن یوسف العزازی و أحمد بن فرید المزیدی،دار الوطن -الریاض،الطبعة الأولی: 1997م

۲۹ _مصنف ابن ابی شیبة،أبو بکر بن أبی شیبة، عبد الله بن محمد بن إبراهیم بن عثمان بن خواستی العبسی (المتوفی: 235هـ)،المحقق: کمال یوسف الحوت،مکتبة الرشد،الریاض،الطبعة الاولی: ۱۴۰۹هـ

۳۰ _اسنی المطالب فی احادیث مختلفة المراتب،محمد بن محمد درویش، أبو عبد الرحمن الحوت الشافعی (المتوفی 1277 :هـ)،المحقق:مصطفی عبد القادر عطا،دارالکتب العلمیة،بیروت،الطبعة الاولی ۱۴۱۸هـ/۱۹۹۷م

۳۱ _المقاصد الحسنة،شمس الدین أبو الخیر محمد بن عبد الرحمن بن محمد السخاوی (المتوفی: 902هـ)،المحقق :محمد عثمان الخشت، دارالکتاب العربی، بیروت،الطبعة الاولی:۱۴۰۵هـ/۱۹۸۵م

کتب علوم القرآن

۳۲ _لباب النقول فی اسباب النزول، جلال الدین عبد الرحمن بن أبی بکر السیوطی (المتوفی: 911هـ)،دارالکتب العلمیة،بیروت، لبنان

کتب شروح احادیث

۳۳ _مرقاة المفاتیح شرح مشکوة المصابیح،لأبی الحسن نور الدین علی بن (سلطان) محمد، الملا الهروی القاری (المتوفی: 1014هـ)،دار الفکر، بیروت -لبنان،الطبعة: الأولی، 1422هـ 2002 -م

۳۴ _التیسیر شرح الجامع الصغیر،لزین الدین محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین الحدادی ثم المناوی القاهری (المتوفی: 1031هـ)، مکتبة الامام الشافعی الریاض،الطبعة الثالثة: ۱۴۰۸هـ/۱۹۸۸م

۳۵ _فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ،لزین الدین محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین الحدادی ثم المناوی القاهری (المتوفی: 1031هـ)،المکتبة التجاریة الکبری -مصر،الطبعة :الأولی، 1356

کتب تاریخ و سیرت و فضائل

۳۶ _المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة، لأبی العباس شهاب الدین أحمد بن محمد بن أبی بکر بن عبد الملک القسطلانی القتیبی المصری (المتوفی: 923هـ)،المکتبة التوفیقیة، القاهرة -مصر

۳۷ _شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیة،لأبی عبد الله محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن أحمد بن شهاب الدین بن محمد الزرقانی المالکی (المتوفی: 1122هـ)،دار الکتب العلمیة،الطبعة :الأولی 1417هـ/1996-م

۳۸ _نسیم الریاض فی شرح الشفا للقاضی عیاض ،لشهاب الدین أحمد بن محمد بن عمر الخفاجی المصری الحنفی (المتوفی: 1069هـ)،مرکز اهلسنت برکات رضا، گجرات،هند

۳۹ _الخصائص الکبریٰ، جلال الدین عبد الرحمن بن أبی بکر السیوطی (المتوفی: 911هـ)، دارالکتب العلمیة،بیروت

۴۰ _قصیدة البردة و قصیدة اطیب النغم،شرف الدین محمد بن سعید البوصیری (المتوفی: 694هـ)،مکتبة الاحباب ،دار العلوم المحمدیة الغوثیة،لاهور،

طباعت: دیسمبر 1998م

٤١۔دلائل النبوة للبیهقی،أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیهقی (المتوفی:458ھ)،دار الکتب العلمیة، بیروت،الطبعة الاولی:١٤٠٥ھ

٤٢۔الاصابة فی تمییز الصحابة،أبو الفضل أحمد بن علی بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانی (المتوفی 852 :ھ)،تحقیق:عادل أحمد عبد الموجود وعلی محمد معوض،دار الکتب العلمیة،بیروت،الطبعة الاولی،:١٤١٥ھ

٤٣۔التاریخ الکبیر للبخاری،محمد بن إسماعیل بن إبراهیم بن المغیرة البخاری، أبو عبد الله (المتوفی:256ھ)،دائرة المعارف العثمانیة،حیدر آباد الدکن

کتب فقه حنفی

٤٤۔بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع،علاء الدین، أبو بکر بن مسعود بن أحمد الکاسانی الحنفی (المتوفی: 587ھ)،دار الکتب العلمیة، الطبعةالثانیة: 1406ھ/1986م

٤٥۔تیسیر التحریر،محمد أمین بن محمود البخاری المعروف بأمیر بادشاه الحنفی (المتوفی:972ھ)،دار الفکر،بیروت

٤٦۔المختصر القدوری،ابو الحسین احمد بن ابی بکر محمد بن احمد بن جعفر بن حمدان البغدادی القدوری(المتوفی:428ھ)، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی

متفرقات

٤٧۔میزان الشریعة الکبریٰ،علامه عبد الوهاب شعرانی(المتوفی: 973ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت

٤٨۔فهرست رسائل فتاوی رضویه،ندیم احمد ندیم قادری نورانی،والضحی پبلی کیشنز،لاهور

یہی ہے آرزو تعلیم قرآن عام ہو جائے — ۷۸۶/۹۲ — ہر اک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰه — وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِىْ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِحْسَانِهٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ کہ ہم مسلمان ہیں اور مصطفےٰ کریم ﷺ کی امت سے ہیں۔ اللہ عزوجل نے اس امت کو دنیا و آخرت میں جو رفعت و منزلت شان و عظمت اور سعادت و شرافت عنایت فرمائی ہے اس کا ایک سبب اس امت کا امر بالمعروف ونھی عن المنکر (یعنی نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے منع کرنے) کے فریضہ کو ادا کرنا ہے۔

جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

ترجمہ کنزالایمان: ''تم بہتر ہوان امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئی بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ عزوجل پر ایمان رکھتے ہو۔'' (پارہ ۴، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۱۱۰)

حدیث مبارکہ ہے کہ ''مومنوں کی مثال تو ایک جسم کی طرح ہے کہ اگر ایک عضو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔''

(صحیح البخاری جلد ۴، ص ۱۰۳، حدیث ۶۰۱۱)

الحمدللہ **تحریک فکر اسلام** نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعت علم شریعت کو مسلمانوں میں عام کرنے کا جذبہ رکھتی ہے اور ان تمام امور کو بحسن خوبی سرانجام دینے کے لیے **تحریک فکر اسلام** کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

عزائم و مقاصد

(۱) مسلمانوں میں دینی رجحان پیدا کرنا، انہیں فرائض و واجبات کا پابند بنانا۔

(۲) دلوں میں عشق رسول ﷺ اور اتباع رسول ﷺ کا جذبہ پیدا کرنا۔

(۳) مسلمانوں کے مابین اتفاق واتحاد کی راہ ہموار کرنا۔

(۴) اسکولوں میں پڑھنے والے چھوٹے بچوں، نوجوانوں، کاروبار سے جڑے ہوئے، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کے لیے دینی تعلیم کا انتظام کرنا بالخصوص نوجوانوں کو دین کے قریب لانے کی کوشش کرنا۔

(۵) عام فہم زبان میں عوام الناس کے فائدے کے لیے مذہبی کتابیں شائع کرنا، بالخصوص علماء حق رحمۃ اللہ علیہ کی نایاب وقدیم کتابوں کی دوبارہ اشاعت کرنا۔

(۶) قرآن پاک کی تعلیم کی لیے مدرسۃ القرآن کا قیام عمل میں لانا۔

(۷) پسماندہ اور قدرتی آفات یا فسادات کے سبب شکستہ حال مسلمانوں کی مدد کرنا۔

(۸) بلڈ بنک اور ڈسپنسری کا قیام۔

تمام مسلمانانِ اسلام سے گزارش ہے کہ اس راہ میں ہمارے معاون بن کر عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور ہوں۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ آخری زمانے میں دین کا کام بھی درہم و دینار سے چلے گا۔ (کشف الخفاء، 366/2 رقم الحدیث 3269)

اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدق کا کلام ہے۔

صدیقی سٹریٹ، نورانی مسجد (بڑی والی مسجد) کھوکھر روڈ بادامی باغ لاہور
Cell:0321-4145624
Email:fikre_islam@yahoo.com